استو صوا بالنساء خیراً (الحدیث)

ماہنامہ

بنات اہلسنت

لاہور

مدیر اعلیٰ

مولانا محمد الیاس گھمن

جلد 4 | شمارہ 03 | مارچ 2013ء

جرم بے گناہی

کشمیر میں بھارتی درندوں کی ظالمانہ چیرہ دستیاں... آنسوؤں میں بھیگی تحریر

متکلم اسلام کا دورہ میانمار (برما)

مدیر اعلیٰ کا دعوتی و تربیتی اور مسلکی دورہ

مواعظ متکلم اسلام ایک تعارف

تبلیغی و اصلاحی مواعظ کا گنجینہ کتاب کے مشمولات کا ایک تجزیہ

بیچاری لڑکیاں

ہنستی مسکراتی مگر فکری تحریر

ناشر: احناف میڈیا سروس

استوصوا بالنساء خیراً (الحدیث)

ماہنامہ

بنات اہلسنت

لاہور

جلد نمبر 4 | مارچ 2013ء | شمارہ 03

زیر سرپرستی

حضرت اقدس، عارف باللہ حکیم

شاہ محمد اختر دامت برکاتہم

سرکولیشن مینیجر

مولانا بشیر احمد قاسمی

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

منی آڈر بھیجنے کا پتہ

مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی لاہور ڈویژن گڑھی شاہو

0332-6311808

www.islahunnisa.com

islahunnisa@gmail.com

معاون مدیر

عابد جمشید رانا

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، ایم۔فل پنجاب یونیورسٹی لاہور

حافظ محمد کلیم اللہ

فاضل دار العلوم عیدگاہ کبیر والا، فاضل شعبہ صحافت جامعۃ الرشید کراچی

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک

35 ڈالر ..... سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک

25 ڈالر ..... سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر ..... سالانہ

قیمت فی شمارہ -/20 روپے

-/240 روپے

علاوہ ڈاک خرچ سالانہ زر تعاون

خط و کتابت دفتر ماہنامہ بنات اہلسنت

بالمقابل جامعہ حقانیہ نزد پیکجز فیکٹری قینچی امر سدھو لاہور

ایک نظر میں

ہدایتِ کاملہ کافار مولہ ---------- 5

اداریہ

متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن کا دورہ میانمار (برما) ---------- 9

مولانا محمد علی ینگون برما

جُرمِ بے گناہی ---------- 18

حافظ محسن شریف

خصوصیاتِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم ----------25

اہلیہ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

بیچاری لڑکیاں----------46

شہزاد حسن

قرآن کا ابدی دستور اور سائنسی تجربات ----------52

اہلیہ عابد جمشید

دیانت دار تاجر ----------54

کوثر گل

مواعظ متکلمِ اسلام.....ایک تعارف ----------60

مولانا محمد کلیم اللہ

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً [روم:٢٠]

ترجمہ:

اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کے پاس جاکر سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے۔

تشریح:

عام طور پر نکاح سے پہلے میاں بیوی الگ الگ ماحول میں پرورش پاتے ہیں، لیکن نکاح کے بعد ان میں ایسا گہرا رشتہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے پچھلے طرزِ زندگی کو خیر باد کہہ کر ایک دوسرے کے ہو رہتے ہیں۔ ان کے درمیان یک بیک وہ محبت پیدا ہو جاتی ہے کہ ایک دوسرے کے بغیر رہنا ان کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: یہاں حق تعالیٰ نے دو لفظ اختیار فرمائے؛ ایک مودت، دوسرے رحمت۔ ممکن ہے کہ اس میں اشارہ اس طرف ہو کہ محبت کا تعلق جوانی کے اس زمانے سے ہو جس میں طرفین کی خواہشات ایک دوسرے سے محبت اور الفت پر مجبور کرتی ہیں، اور بڑھاپے میں جب یہ جذبات ختم ہو جاتے ہیں تو باہمی رحمت و ترحم طبعی ہو جاتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

عن ابان بن عثمان قال سمعت عثمان بن عفان یقول :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِی صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ : بِسْمِ اللهِ الَّذِی لا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الأَرْضِ وَلاَ فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ ، ثَلاثَ مَرَّاتٍ، إِلاَّ لَمْ يَضُرَّهُ شَیْءٌ رواہ أَبُو داود والترمذی

(رياض الصالحين)

ترجمہ:

ابان بن عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح اور شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔[دعا کا ترجمہ یہ ہے]"اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا علم رکھنے والا ہے۔

تشریح:

اسلام چونکہ مکمل ضابطۂ حیات ہے اس لیے ایمانی حفاظت کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ جسمانی حفاظت کی بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ اسی لیے ذخیرہ احادیث میں بہت سی ایسی دعائیں منقول ہیں جن کو پڑھنے سے انسان تمام شرور اور مصائب سے محفوظ رہتا ہے، انہی میں سے ایک دعا مبارکہ اوپر بیان ہوئی ہے اس کو تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام پڑھا جائے تو انسان تمام قسم کے شرور ونقصانات سے محفوظ رہے گا۔

www.ahnafmedia.com

دورِ حاضر میں ہدایتِ کاملہ کا فارمولہ

اداریہ

ترک تقلید کی کوکھ سے جنم لینے والی " اولاد " محض ایک فتنہ ہی نہیں بلکہ " ام الفتن " ہے اس کے بطن سے بر آمد ہونے والے فتنوں کی طویل فہرست ہے مثلاً: منکرین قرآن، منکرین حدیث، منکرین فقہ اسلامی وغیرہ جنہیں دور حاضر میں اہل قرآن، اہل حدیث اور اہل تحقیق کے دل فریب ناموں سے نوازا جارہا ہے۔

جب تک الفاظ قرآنی کو فہم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے، الفاظ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو فہم صحابی سے، الفاظ صحابی کو فہم تابعی سے اور الفاظ تابعی کو فہم اکابر کی روشنی میں نہ دیکھا جائے منزل تو کجا؛ جادۂ حق کا صحیح علم بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔

قرب قیامت ہے شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا پر حکمت ارشاد " لعن آخر ھذہ الامۃ اولھا " اس امت کے آخری لوگ اپنے سے پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔ فرقہ واریت کی حقیقت سمجھنے کو واضح کرتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ " فرقہ واریت مذموم امر ہے، مذہبی تناؤ دن بدن بڑھتا جارہا ہے، عدم تحمل ورواداری اور قوت برداشت میں کمی نے تقریباً ہر خانہ خدا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ہر شخص نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا رکھی ہے، ملائیت؛ بسم اللہ کے گنبد میں بند ہو کر عالمی حالات اور عصر حاضر کے درپیش چیلنجز سے بے خبر ہے۔"

فرقہ واریت کو سمجھیے:

ہمارے معاشرے میں عام آدمی بلکہ اچھے خاصے گریجویٹ قسم کے لوگ

www.ahnafmedia.com

بھی ابھی تک اس معمے کو نہیں سمجھ پارہے کہ فرقہ واریت ہے کیا؟ کون پیدا کر رہا ہے؟ مزید یہ کہ ختم کیسے ہو سکتی ہے؟

پہلی شق کو لیجیے:

فرقہ واریت کہتے ہیں گمراہ اور باطل فتنوں کا اہل حق کے عقائد و نظریات مسائل واحکام پر بے جا تنقید کرنا اور امت میں معمول بہا اور مفتٰی بہا مسلک کے خلاف بر بنائے ضد اور ہٹ دھرمی کے "افتراقی شوشے" چھوڑنا۔

دوسری شق کا جائزہ:

اب آتے ہیں اس کی دوسری شق کی طرف کہ فرقہ واریت کون پیدا کر رہا ہے؟ یہ بات ہر صاحب عقل شخص جانتا ہے کہ افتراق کی دراڑیں بعد میں پیدا ہوتی ہیں۔ پہلے والے متفق آرہے ہوتے ہیں بعد والے ان سے الگ نظریہ قائم کر کے خود کو افتراق کی خطرناک اور مہیب منزل کا راہی بناتے ہیں۔ جیسا کہ اہل السنت والجماعت شروع اسلام سے چلے آتے ہیں ظاہر ہے کہ ان کے عقائد و نظریات اور مسائل واحکام بھی شروع سے ہیں اب جو شخص ان سے ہٹ کر الگ نظریہ قائم کرے گا وہ افتراق اور فرقہ واریت کا بیج بونے والا ہے۔

فرقہ واریت کیسے ختم ہو گی؟

یہ وہ سوال ہے جو اس وقت عالمی ایشو بنا ہوا ہے بہت سے دانشور اس کی مختلف توجیہات پیش کر رہے ہیں مغربیت زدہ اسکالرز اس پر آئیں بائیں شائیں کر رہے ہیں لیکن معاملہ جوں کا توں ہی نظر آرہا ہے۔ عصر حاضر کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر

www.ahnafmedia.com

ہمارے خیال میں اس کو مٹانے... یا کم کرنے... کا فارمولہ یہ ہے:

حکمِ خدا + اطاعتِ رسول + طریقِ صحابہ + طرزِ اکابر = ہدایت کاملہ

اسی کی برکت سے مذہبی تناؤ کم ہو گا تحمل ورواداری اور قوت برادشت میں اضافہ ہو گا ہر شخص اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد سے نکل کر امت کے اجتماعی دھارے میں شامل ہو گا اور بسم اللہ کے وسیع تر گنبد میں رہتے ہوئے عالمی حالات اور عصر حاضر کے درپیش چیلنجز سے نہ صرف یہ کہ آگاہی ہو گی بلکہ ان سے نمٹنے اور ان کو حل کرنے کا داعیہ بھی پیدا ہو گا۔

علمائے حق اہل السنۃ والجماعۃ علمائے دیوبند اور ان سے وابستہ اہل علم کا طرہ امتیاز یہ رہا ہے کہ محض زبانی جمع خرچ پر یقین نہیں رکھتے بلکہ عملی میدان میں اسلام کی صحیح تعبیر و تشریح، تبلیغ و تنفیذ کر کے امت کو اجتماعیت کی لڑی میں پروتے ہیں اور کفر و شرک، الحاد و بدعت، ضلالت و سفسفہ، ارتداد و زندقہ کو علمی و عملی میدان میں چاروں شانے چِت گراتے ہیں۔

اس کے مختلف شعبہ جات ہیں تبلیغ، مواعظت، تزکیہ، تصفیہ، تدریس، تصنیف اور جہاد و قتال وغیرہ۔ ہمارے اکابر نے ان تمام شعبہ جات کو اپنے عمل سے زندہ رکھا اور نئے دور کی خیالی روشنی کے روشن خیالوں کے تاریک قلوب پر ہدایت کی دستک دیتے رہے۔

الحمد للہ اس کے ثمرات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ہماری جماعت اتحاد اہل السنت والجماعت جو کہ "غیر سیاسی اور غیر عسکری" ماٹو رکھتی ہے تمام علمی و تحقیقی پہلوؤں پر مستقل اور منظم کام کر رہی ہے۔ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا میں ایک

www.ahnafmedia.com

سالہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ میں فارغ التحصیل علمائے کرام کی کثیر تعداد میں شمولیت نے اپنوں کے قدم جمادیے ہیں اور مخالف کے قدم اکھاڑ دیے ہیں۔

ہماری طرف سے وقتاً فوقتاً علمی اور تحقیقی لٹریچر بحمد اللہ خوب پھیل رہا ہے، ہر مسئلے پر کتب، مقالہ جات، پوسٹرز، پمفلٹس، آڈیو ویڈیو بیانات غرضیکہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں اسلامی عقائد اور مسائل اہل السنۃ کی اشاعت وحفاظت کا مبارک فریضہ مشائخ واساتذہ کی توجہات اور ان کی طرف سے حوصلہ افزائی کی بدولت باحسن پورا ہو رہا ہے مثلاً ہماری کتاب "نماز اہل السنۃ والجماعۃ" کو لے لیجیے؛ افغانستان ترکی میں فارسی میں شائع ہو چکی ہیں۔

عربی اور انگلش میں ترجمہ ہو چکا ہے پشتو، سندھی سرائیکی اور دیگر زبانوں میں بھی اس کے تراجم ہو رہے ہیں ہر سال بلامبالغہ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر بد سے محفوظ فرما کر اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق بخشیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم

نماز اہل السنت والجماعت (انگریزی)

متکلم اسلام، سفیر احناف مولانا محمد الیاس گھمن کی شہرہ آفاق کتاب نماز اہل السنت والجماعت کی اردو میں بے پناہ مقبولیت کے بعد اب انگریزی اور فارسی زبان میں بھی مارکیٹ میں آچکی ہے۔ اسکول وکالج اور یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس اور پڑھے لکھے دوستوں کو ہدیہ میں دیں۔

کتاب منگوانے کے لیے: دارالایمان زبیدہ سنٹر فرسٹ فلور 40 اردو بازار لاہور

03216353540

www.ahnafmedia.com

متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن کا دورہ میانمار (برما)

مولانا محمد علی

مہتمم مدرسہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ینگون (رنگون)

جنوب مشرقی ایشاء میں واقع "میانمار" اپنی زرعی حیثیت اور عظیم رقبہ کی وجہ سے مشہور ملک ہے۔ ۶۷۶۵۵۲ مربع کلومیٹر پر مشتمل یہ ملک ۱۹۸۹ء تک "برما" کے نام سے موسوم رہا۔ ۱۹۸۸ء تک اقتدار سنبھالنے والی فوجی حکومت نے ملک کا نام بدلا اور اب یہ میانمار (Myanmar) کے نام سے مشہور ہے۔ میانمار کی ۷۱ فیصد آبادی دیہی ہے، جب کہ شہری آبادی میں سے نصف تین بڑے شہروں ینگون، منڈالے، اور مولمین میں رہتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک زرعی ملک ہے۔ تقریباً ۶۳ فیصد برسرروزگار لوگ فصلوں کی پروسیسنگ سے منسلک ہیں، جب کہ بارہ فیصد لوگ صنعت میں کام کرتے ہیں۔ دوسری عالمی جنگ سے قبل "میانمار" دنیا کے چاول برآمد کرنے والے ممالک میں شمار ہوتا تھا۔ جنگ کے بعد زیر کاشت رقبہ واگزار ہوا لیکن آبادی بڑھنے سے فاضل پیداوار کبھی سابقہ حد کو نہیں پہنچ پائی۔

میانمار کی سرکاری زبان کو ماہرین لسانیات نے "برمی" کا نام دیا ہے، البتہ حکام اسے "میانمار زبان" کہتے ہیں۔ بہت بڑی اکثریت یہی زبان بولتی ہے، البتہ پڑھے لکھے لوگوں میں انگلش رائج ہے۔

متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ پاکستان کے ایک معروف عالم دین ہیں۔ عقائد و نظریات کے حوالے سے حضرت کی مساعی اندرون و

www.ahnafmedia.com

بیرون ملک قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ راقم سمیت میانمار کے جید علماء نے حضرت متکلم اسلام حفظہ اللہ کو دعوت دی کہ ہمارے ہاں قدم رنجہ فرمائیں۔ چنانچہ کمال شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے حضرت تشریف لائے۔

پاکستان سے حضرت حفظہ اللہ کی روانگی ۱۴ فروری ۲۰۱۳ء بوقت ۱۱:۵۵ بجے رات ہوئی۔ طویل دورانیے کے اس سفر نے حضرت کو ۶:۳۰ پر "بنکاک" ائیر پورٹ (تھائلینڈ) پر چھوڑا۔ چند گھنٹے وہاں قیام کے بعد ۱۰ بجے وہاں سے روانہ ہوئے اور ۱:۴۵ پر ینگون پہنچ گئے۔ ینگون ائیر پورٹ پر شائقین عوام وخواص کا ایک جم غفیر متکلم اسلام حفظہ اللہ کے استقبال کے لیے آموجود تھا جن میں مفتی محمد ادریس، مولانا محمود ناخدا، مولانا محمد نصیر، مولانا جلال الدین، مولانا محمد ابو بکر، مولانا محمد عارف، مولانا محمد جمیل، راقم الحروف (مولانا محمد علی)، حاجی سلیم صاحب، بھائی حسین احمد اور دیگر کئی حضرات شامل تھے۔ اپنے دیس میں اور اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے محبوب ومکرم کو دیکھ کر جو خوشی ہوئی بیان سے باہر ہے۔ محبت والفت کے جذبات کے ساتھ حضرت کا استقبال کیا اور انہیں لے کر مولانا محمود ناخدا کے گھر "مغل اسٹریٹ" پہنچے۔ حضرت کی آمد پر دستر خوان سجادیا گیا۔ کھانے کے بعد عصر کی نماز ادا کی۔ عصر سے مغرب تک حضرت نے آرام فرمایا۔ مغرب کے بعد پنجابی مسجد ینگون (رنگون) میں حضرت حفظہ اللہ نے درس قرآن دیا۔

ینگون (رنگون) میانمار کا دارالحکومت ہے اور سب سے بڑا شہر ہے۔ اہم مدارس اور بڑی مساجد اسی شہر میں واقع ہیں اور نامور علماء کرام کے مسکن ہونے کا اعزاز بھی اسی شہر کو حاصل ہے۔ درس قرآن کا عنوان۔"مضامین سورۃ فاتحہ" تھا۔

www.ahnafmedia.com

حضرت کو چونکہ خدا تعالیٰ نے گوناگوں صفات سے نواز ہے جن میں تفہیم کا ملکہ اپنی مثال آپ ہے، اس کا لطف وہی حضرات بخوبی جانتے ہیں جو آپ کے وعظ و درس میں شریک رہتے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد کھانا حاجی محمد سلیم کے گھر تھا۔ کھانے سے فراغت کے بعد ینگون کے معروف ہوٹل My Flower , Street 29 میں حضرت نے آرام فرمایا۔

۱۶ فروری ۲۰۱۳ء: دن کا سورج طلوع ہوا تو حضرت متکلم اسلام حفظہ اللہ کے دروس و بیانات کا بھی آغاز ہوا۔ آٹھ بجے صبح حضرت حفظہ اللہ راقم الحروف کے مدرسہ عمر بن خطاب (ینگون) میں تشریف لائے اور مشہور محدث و شارح صحیح مسلم امام نووی رحمہ اللہ کی تالیف ''ریاض الصالحین'' سے علماء و اساتذہ کو درسِ حدیث دیا۔ بعد ازاں علماء کے ساتھ خصوصی نشست بھی ہوئی جس میں عقیدہ کے حوالے سے کئی اہم مباحث سامنے آئیں۔ ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک حضرت نے جامعہ عربیہ دارالعلوم ینگون میں بیان فرمایا۔ اس موقع پر یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ جامعہ کی حیثیت ینگون کے مدارس میں ''ام المدارس'' کی ہے۔ اپنے نظم و نسق، درس و تدریس اور علاقائی اہمیت کے حوالے سے تمام مدارس میں سر فہرست ہے۔ جامعہ کے اہتمام کی ذمہ داری عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز مولانا ہدایت اللہ صاحب کے سپرد ہے۔ موصوف جید عالم دین اور ملنسار انسان ہیں۔ آپ نے حضرت متکلم اسلام حفظہ اللہ کی آمد پر انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد ایک اور مقامی مدرسہ ''صادقیہ حفظ القرآن'' میں بھی بیان ہوا جس میں علماء و طلباء نے بھرپور شرکت کی۔ بیانات سے فراغت کے بعد حضرت متکلم

www.ahnafmedia.com

اسلام حفظہ اللہ کے دوپہر کے کھانا کا انتظام راقم کے سسرال کے ہاں تھا جو یقیناً ہمارے لیے سعادتِ عظمیٰ سے کم نہ تھا۔

نماز ظہر کے بعد جمعیت علماء اسلام کے دفتر میں "دورہ تحقیق المسائل" کے نام سے ایک مختصر کورس کا انعقاد ہوا۔

جمعیت علماء اسلام کا یہ دفتر مولانا محمد کا یوسف صاحب کی زیر نگرانی چل رہا ہے۔ مولانا موصوف جمعیت علماء اسلام میانمار کے نائب صدر ہیں اور نہایت اچھے انسان ہیں۔ "دورہ تحقیق المسائل" میں حضرت متکلم اسلام حفظہ اللہ نے اہل السنۃ والجماعۃ کے نظریات ومسائل کا بادلائل جائزہ لیا۔ تقلید ودیگر مسائل جیسے اہم عنوانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ راقم بلا مبالغہ عرض کرتا ہے کہ ہم نے حضرت موصوف کو خطابت کے میدان میں یگانہ روزگار خطیب، درس قرآن کے حوالے سے بے بدل مفسر، درس حدیث کے عنوان پر بے مثال محدث اور تدریس وتعلیم کی مسند پر کامیاب مدرس اور خانقاہ کی مسند پر شیخ ومرشد پایا۔ بحمد اللہ اتنی ستودہ صفات کی حامل شخصیت سے استفادہ کا جو موقع یہاں کے علماء وعوام خصوصاً راقم کو میسر ہوا، ہم اس پر باری تعالیٰ کے انتہائی مشکور ہیں۔

مسئلہ تقلید کے حوالے سے یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ عصر حاضر میں بعض عاقبت نا اندیش لوگ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی تقلید کو شرک وحرام کہنے سے نہیں چوکتے، بلکہ ان کی محنت کا آغاز ہی اسی "مرحلہ" سے ہوتا ہے۔ اگرچہ اس پر بے شمار کتب موجود ہے لیکن شرح صدر کے ساتھ جس شخصیت سے یہ مسئلہ سمجھا جاسکتا ہے اور اس کے متعلق تمام تر قسم کے اشکالات زائل کیے جاسکتے ہیں، اس وقت عالم اسلام میں

www.ahnafmedia.com

حضرت متکلم اسلام مولانا الیاس گھمن حفظہ اللہ سے اہم ہستی شائد ہی کوئی موجود نہیں ''دورہ تحقیق المسائل'' کے بعد مغرب کی نماز ادا کی، کھانا بھائی محمد سلیم کے گھر تھا۔ نماز عشاء کے بعد '' رونق مسجد ''میں درس تھا، عنوان درس سورۃ فاتحہ تھا، جس میں علماء و عوام الناس کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس درس قرآن میں حضرت موصوف حفظہ اللہ نے سورۃ فاتحہ سے حاصل ہونے والے ان نظریاتی و فقہی نکات کا تذکرہ کیا جو انسان کو مادی محنت کی بجائے اخروی تگ و دو کی جانب راغب کرتے ہیں۔

۱۷ فروری ۲۰۱۳ء: صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک ۔'' رونق اسلام مسجد ''میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ختم نبوت ایک اجماعی عقیدہ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی نے پیدا نہیں ہونا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرے باجماع امت کافر ہے۔ اس اہم و بنیادی عقیدے کے بارے میں عوام کے شعور کو بیدار کرنے کے لئے ینگون میں پہلی کانفرنس تھی جو حضرت حفظہ اللہ کی آمد کی برکت سے منعقد ہوئی۔ حضرت نے اپنے علم لدنی کی بناء پر ختم نبوت کے مسئلہ پر ایسے عقلی و نقلی دلائل پیش فرمائے کہ بلا مبالغہ سامعین اور خصوصاً اسٹیج پر بیٹھے علماء کرام انگشت بدنداں تھے۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ یہ علم کسبی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطاء کردہ علم وہبی ہے۔

ظہرانہ مولانا ہدایت اللہ دامت برکاتہم کے گھر تھا۔ نماز و کھانے سے فراغت کے بعد ۳ بجے سہ پہر سے ۴:۳۰ تک رونق مسجد میں دورہ تحقیق المسائل منعقد ہوا۔ حضرت متکلم اسلام حفظہ اللہ نے انتہائی آب و تاب اور بادلائل گفتگو کے ساتھ عقائد و نظریات اہل السنۃ والجماعۃ پر گفتگو فرمائی۔ آپ نے عصر کی نماز کے بعد شیخ

www.ahnafmedia.com

العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا شمس الضحیٰ دامت برکاتہم سے ملاقات کی۔ حضرت موصوف کا شمار میانمار کے جید علماء میں ہوتا ہے۔ آپ جمعیت علماء اسلام (برما) کے امیر ہیں۔ مولانا شمس الضحیٰ سے ملاقات کے بعد حضرت متکلم اسلام بہادر شاہ ظفر کی قبر پر تشریف لے گئے۔ بہادر شاہ ظفر مغلیہ خاندان کے آخری بادشاہ تھے۔ آپ ۱۷۷۵ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۳۷ء میں شاہی تخت پر متمکن ہوئے۔

استعماری قوت نے جو ناروا سلوک آپ کے ساتھ کیا وہ ایک نرم دل رکھنے والے انسان کو آنسو بہا دینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ وہ شخص جو بابر، اکبر، شاہ جہان اور عالمگیر کا جانشین تھا ایک بے حقیقت مجرم کی طرح قید کر لیا گیا، غلاموں نے اپنے آقا کو گرفتار کر لیا، جو تجارت کرنے آئے تھے وہ بادشاہ بن بیٹھے اور جس نے تجارت کا پروانہ دیا تھا وہ مجرم قرار پایا، اس کے چار بیٹوں کے سر کاٹ کر بادشاہ کو بھیجے گئے اور پھر ان کی لاشوں کو سولی پر چڑھایا گیا۔ ۱۰ جنوری ۱۸۵۸ء کو ایک فوجی کمیشن کے ظالمانہ فیصلے کے مطابق جلاوطن کر کے ینگون (رنگون) بھیج دیے گئے اور آپ کا انتقال ینگون ہی میں ہوا۔ مرحوم کی قبر پہ موجود کتبہ پر ان کی دل کی آرزو جو ان کی نوک زبان تھی، ان الفاظ میں مرقوم ہے:

یہی حسرت تھی کہ گھر میرا مدینے میں رہے
بنا رنگون میں، ارمان میرے سینے میں رہے
ہے تمنا یہ ظفر کی یا رسول عربی!
اپنی آنکھوں کو ملے، آپ کی چوکھٹ سے نبی

www.ahnafmedia.com

مرحوم کی قبر کے قبلہ جانب سے مشرق کی طرف ان کی مشہور زمانہ نظم ان پر کیے گئے مظالم کا پیغام سنا رہی ہے:

لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں
ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ نہیں ہے دل داغدار میں
بلبل کو ہے چمن سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصل بہار میں
عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے، دو انتظار میں
کتنا ہے بدنصیب ظفر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

واپسی پر مولانا محمد ابراہیم سورتی اور مولانا محمد سورتی کے گھر کھانے کا پروگرام تھا۔ کھانے سے فراغت کے بعد حضرت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن کا سورتی سنی جامع مسجد میں بیان تھا۔

بیان میں عوام الناس و علماء کرام شریک تھے۔ عنوان "مضامین سورۃ فاتحہ" تھا۔ سورتی جامع مسجد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے امام و خطیب شیخ محمد حمزہ بن حضرار کوبی المدنی رحمۃ اللہ علیہ پہلے مسجد نبوی کے امام رہے تھے۔ اس مسجد کی انتظامیہ موصوف کو مدینہ سے یہاں لائی تھی۔ ایک عرصہ تک شیخ اس مسجد میں امامت کی

www.ahnafmedia.com

خدمات سر انجام دیتے رہے اور ۱۵ صفر ۱۳۵۱ھ بمطابق ۲۰ جون ۱۹۳۲ء عالم فانی سے عالم باقی کی طرف کوچ فرما گئے اور دار العلوم سے متصل قبرستان میں مدفون ہوئے ۔

۱۸ فروری ۲۰۱۳ء: حضرت متکلم اسلام حفظہ اللہ کے قیام کا آخری دن تھا۔ صبح کا بیان حضرت نے ینگون کے تبلیغی مرکز "تیچھاپنے پلی" میں فرمایا، جس میں عوام کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ "پلی" میانمار زبان میں مسجد کو کہتے ہیں اور "تیچھاپنے" آدھی ٹوٹی ہوئی کو۔ اس مسجد کے بارے میں معروف ہے کہ مختلف حکومتوں نے اس کو شہید کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ جو مسجد کا کچھ حصہ شہید کرتا وہ مر جاتا۔ کئی لوگ اسی کشمکش میں لقمہ اجل بنتے رہے تا آنکہ مسجد کا نصف حصہ شہید ہو گیا۔ بعد میں یہ عمل روک دیا گیا۔

یہ مسجد انہی سابقہ واقعات کے پیش نظر "تیچھاپنے پلی" کے نام سے مشہور ہوئی۔ حضرت متکلم اسلام نے "تیچھاپنے پلی" میں بیان فرمانے کے بعد مرکز کے ذمہ داران کے ساتھ ناشتہ کیا، جنہوں نے حضرت متکلم اسلام کی آمد پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور آپ کی عقائد و نظریات کے حوالے سے دردمندانہ کوششوں کو سراہا۔

دوپہر کا کھانا مولانا محمود ناخدا کے گھر تھا، حاجی محمد سلیم، بھائی محمد سلیم، مولانا محمد انس، مولانا محمد نصیر اور راقم بھی ساتھ تھے۔ کھانے کے بعد 12:30 بجے ہم حضرت کے ساتھ ائیر پورٹ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت کی واپسی کی اطلاع چونکہ کئی احباب کو تھی، اس لیے ائیر پورٹ پر ہی کئی احباب تشریف لائے جن میں مولانا محمود، مولانا محمد ابراہیم سورتی، مولانا محمد نصیر و دیگر حضرات شامل تھے۔ اشک بار آنکھوں کے ساتھ اپنے محبوب مہمان کو رخصت کیا۔ فلائٹ کا وقت میانمار وقت

www.ahnafmedia.com

کے مطابق دن دو بجے تھا چنانچہ وقت مقررہ پر حضرت حفظہ اللہ کا سفر شروع ہوا اور پاکستانی وقت کے مطابق رات ۱۰:۳۰ بجے حضرت الشیخ اسلام آباد (پاکستان) پہنچ گئے۔

تحقیق المسائل کورسز میں علماء و طلباء کی تعداد ۲۰۰ سے لے کر ۹۰۰ تک رہی اور عوامی اجتماعات میں عوام و خواص کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تین روزہ دورہ میانمار (برما) پورے میانمار میں غیر مقلدیت و سلفیت کے رد اور مسلک اہل السنۃ و الجماعۃ کے تحفظ کے لیے ان شاء اللہ سنگ میل ثابت ہو گا۔

علماء کرام نے مولانا محترم کی خدمات کو سراہا اور آئندہ دورہ کے لیے ستمبر میں دس دن برما آنے کا وعدہ لیا، جو حضرت متکلم اسلام حفظہ اللہ نے کمال شفقت سے اس شرط پر قبول فرمایا کہ پہلے علماء کی ایک جماعت مرکز اہل السنۃ و الجماعۃ ۸۷ جنوبی سرگودھا آئے گی جسے علماء برما نے منظور فرمالیا۔

خوشخبری

متکلم اسلام سفیر احناف مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے "برما" میں دیے گئے۔

- دروس قرآن
- دروس حدیث
- دورہ تحقیق المسائل
- اور بیانات کی آڈیو سی ڈی دستیاب ہے۔

ملنے کا پتہ: دار الایمان زبیدہ سنٹر فرسٹ فلور 40 اردو بازار لاہور

03216353540

www.ahnafmedia.com

جُرمِ بے گناہی

حافظ محسن شریف شیخوپورہ

یہ مقبوضہ کشمیر کے ایک شہر سری نگر کے نواح میں بنا ہوا ایک خوبصورت گھر ہے۔ گھر کو خوبصورت انداز سے سجایا گیا ہے۔ یہ گھر ایک کشمیری تاجر ولی اللہ کا ہے جو اپنے تین بچوں اور ایک بوڑھی ماں کا پیٹ پالنے کے لیے بیرون ممالک میں تجارت کرتا ہے۔ ولی اللہ کے دو بیٹے جن کی عمر تقریباً 12 سے 15 سال ہے، ایک بیٹا محمد اور دوسرا بیٹا عبداللہ ہے، ایک بیٹی ہے جس کا نام شہر بانو ہے، اس کی عمر بیس سال ہو چکی ہے۔ ولی اللہ کو اپنی جوان سال بیٹی کی شادی کی فکر لاحق ہوتی ہے، کیونکہ اس نے باپ کی حیثیت سے اپنا فرض بھی ادا کرنا ہے۔

یہ گھر اسی سلسلہ میں سجایا گیا ہے کیونکہ ٹھیک پانچ دن بعد ولی اللہ کی بیٹی کی شادی ہے۔ ولی اللہ کی بوڑھی ماں گھر میں بیٹھی اپنی پوتی کی خوشیاں دیکھنے کے لیے بے چین بیٹھی ہے۔ لیکن کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ اس خوبصورت گھر پر کیا قیامت برپا ہونے والی ہے۔ شہر بانو کی شادی میں دو دن باقی رہے گئے ہیں۔ اس کے دونوں بھائی اپنی آپی سے ڈھیروں باتیں کر رہے ہیں اور شہر بانو اپنے بھائیوں کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ شہر بانو کی دادی اماں گھر میں چارپائی پر پڑی سو رہی ہے۔ شہر بانو کا باپ ولی اللہ شہر میں کسی کام سے گیا ہوا ہے۔

رات کے سات 7 بج چکے ہیں، سردی اپنی پوری شدت دیکھا رہی ہے۔ ہر کوئی خواب و خرگوش کے مزے لے رہا ہے، ہر طرف ہُو کا عالم کا ہے۔ دور پہاڑوں پر

www.ahnafmedia.com

ہلکی ہلکی بر فباری جاری ہے ،رات کا اندھیرا پھیلتا جارہا ہے، ہر طرف گہرا سکوت اور قیامت خیز خاموشی ہے اور ہر طرف سناٹا چھایا ہوا ہے۔ کہیں کہیں سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ جو تاریک اور خوفناک ماحول کو اور خوفناک بنا رہی ہیں۔

اسی دوران بھارتی فوج کی پانچ گاڑیاں اسلحہ سے پوری طرح لیس ہو کر ولی اللہ کے گھر کے قریب رکتی ہیں۔ بھارتی غنڈے آناًفاناً اس خوبصوت سجے ہوئے گھر کو گھیر لیتے ہیں، ایک مکروہ بد شکل بھارتی فوجی جو دیگر فوجیوں کا افسر معلوم ہوتا ہے دوازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ دروازے پر دستک مزید تیز ہوتی جارہی ہے۔ شہر بانو کا ایک بھائی دھڑکتے دل کے ساتھ اٹھتا ہے اور ڈرتے ڈرتے پوچھتا ہے کون؟

دوازہ کھولو!!!

باہر سے کرخت لہجے میں کہا جاتا ہے۔ یہ ننھا بچہ دروازہ کھول دیتا ہے۔ فوراً ہی یہ بھارتی فوجی افسر اس ننھے کشمیری کو دھکا دیتا ہے اور گھسیٹتا ہوا اندر کمرے میں لے جاتا ہے۔ جہاں شہر بانو اور اس دوسرا بھائی اور بوڑھی دادی اماں سوئی ہوتی ہیں۔ بھارتی فوجی افسر اپنے بھای بھر کم بوٹوں سے ٹھوکریں مار کر انہیں اٹھاتا ہے تینوں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتے ہیں۔ اسی دوران بھارتی فوجی افسر اپنے ظالم کارندوں کو بھی اندر بلالیتا ہے۔ پھر سب بھارتی فوجی جن کی تعداد پندرہ کے قریب ہے گھر میں داخل ہوتے ہی لوٹ مار شروع کر دیتے ہیں۔

شہر بانو اس کے دونوں بھائی اور بوڑھی دادی اماں بے بسی سے یہ منظر دیکھ رہے ہیں۔ انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ بالآخر ہمت کر کے شہر بانو کی

www.ahnafmedia.com

بوڑھی دادی اماں اپنی کانپتی آواز میں کہتی ہے یہ کیا کر رہے ہو؟ کیا تمہیں چادر چار دیواری کا خیال نہیں؟

یہ سنتے ہی بھارتی فوجی افسر آگے بڑھتا ہے اور اس مظلوم بوڑھی عورت کے سر پر زور سے بندوق کا بٹ دے مارتا ہے۔ جس سے اس کے سر سے خون بہنے لگتا ہے وہ بے چاری بے ہوش ہو کر گر پڑتی ہے۔ شہر بانو اور اس کے دونوں بھائی خوف کے مارے کانپ رہے ہیں اور اپنی زخمی بے ہوش دادی اماں کو بے بسی کی تصویر بنے دیکھ رہے ہیں۔

بھارتی فوجی سارا سامان لوٹنے کے بعد زخمی دادی اماں اور شہر بانو اور اس کے دونوں بھائیوں کو ایک کمرے میں بند کر دیتے ہیں۔ اور باہر جا کر پیٹرول چھڑک کر گھر کو آگ لگا دیتے ہیں۔ اچانک آگ کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔ آگ کے دھویں سے ان کا دم گھٹتا جا رہا ہے۔

آہستہ آہستہ آگ نے پورے گھر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور دور کھڑے انسانیت سے عاری ظالم بھارتی درندے شیطانی قہقہے لگاتے جا رہے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد فرار ہو جاتے ہیں۔ ادھر دھواں دیکھ کر محلے لے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ہر کوئی اپنی اپنی طاقت کے مطابق آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن بہت دیر ہو چکی ہے۔ آگ سے سارا گھر جل چکا ہے اس آگ میں ولی اللہ کے بوڑھی ماں اور تینوں معصوم بچے زندگی کی بازی ہار چکے ہیں۔

ادھر ولی اللہ کو کسی نے فون پر اطلاع دی وہ بھاگتا ہوا گھر آیا اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اپنا گھر جلا ہوا دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے وہ بد حواس ہو کر اپنے گھر

www.ahnafmedia.com

میں گھس گیا اور اپنے تینوں بچوں اور بوڑھی ماں کو تلاش کرنے لگا، جلد ہی کمرے میں اس کو چاروں کی لاشیں مل گئیں جو جل کر کوئلہ بن چکی تھیں۔ وہ چاروں کی لاشیں دیکھ کر اپنے حواس کھو بیٹھا۔ اس کا سب کچھ لٹ چکا تھا، اس نے باپ کی حیثیت سے جو اپنا فرض ادا کرنا تھا وہ دھرا کا دھرا رہ گیا تھا۔ اس کے سامنے جان سے عزیز اس کے چاروں افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

پھر اچانک اس کو دل کا دوڑا پڑا جب وہ ہوش میں آیا تو عجیب وغریب حرکتیں کرنے لگا وہ اس صدمے سے پاگل ہو چکا تھا۔ بھارتی سورماؤں نے اس کی کُل کائنات چھین کر اسے پاگل بنا دیا تھا کسی انسانی حقوق کے علمبردار نے اس المناک واقعہ پر احتجاج نہیں کیا اور نہ کسی نام نہاد حکمران نے دو رسمی بول تک بولے اور نہ امن کی آشا کا راگ الاپنے والوں کو بھارت کی یہ دہشت گردی نظر آئی۔

ولی اللہ کا جرم صرف یہ تھا کہ اس نے ایک بھارتی فوجی افسر کو پیسے دینے سے انکار کر دیا تھا جو اس سے جگا ٹیکس وصول کرتا تھا۔ اس کے انکار پر اس کو اتنی بڑی سزا دی گئی تھی۔ ولی اللہ آج بھی اپنے گاؤں کی گلیوں میں پھرتا ہے اور ایک لکڑی کی بڑی سی چھڑی ہاتھ میں لے کر ہنستے ہوئے کہتا رہتا ہے سامنے مت آنا میں شوٹ کر دوں گا میں سب کو شوٹ کر دوں گا کیونکہ وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے اور اسی طرح دن رات لکڑی کی چھڑی ہاتھ میں پکڑ کر گلیوں میں گھومتا رہتا ہے۔ کون ہے جو اس مظلوم کو اس کا بدلہ دلوائے گا اور اس کو انصاف دلائے گا؟

یہ تو بھارتی مظالم کا ایک منظر تھا۔ آیئے اب دوسرے منظر پر نظر ڈالتے ہیں بھارتی فوجی چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو بھی نہیں بخشتے۔ ان معصوموں کو بھی اپنی

www.ahnafmedia.com

درندگی کا آئے دن نشانہ بناتے رہتے ہیں۔ یہ جولائی کا مہینہ ہے۔ امجد علی نویں جماعت میں تحصیل بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

امجد علی سوپور میں قائم ایک گورنمنٹ سکول میں زیر تعلیم تھا۔ یہ سکول رنگ برنگے قمقموں اور پھولوں سے سجایا گیا ہے۔ یہ تین منزلہ سکول کی عمارت پر آنے جانے والے کی توجہ کا خصوصی مرکز بنی ہوئی ہے۔ اس گورنمنٹ سکوم میں آج رزلٹ آؤٹ ہونا ہے جس میں اعلیٰ کارگردگی دکھانے والے طلبہ کو انعام سے نوازا جانا تھا۔ طلباء میں امجد کا نام بھی شامل تھا۔

دن بارہ بجے ہی سکول بچوں کے والدین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پوزیشن لینے والے بچوں کے چہرے خوشی سے دمک رہے ہیں اس سکول میں حکومت کا ایک وزیر بطور خاص مہمان خصوصی ہے۔ اس وزیر کے ساتھ ہی ایک ہٹا کٹا موٹا تازہ بڑی بڑی مونچھوں والا بھارتی فوجی جس کا پیٹ تھوڑا آگے کی طرف بڑھا ہوا تھا۔ جو سوپور میں موجود انڈین آرمی کا کرنل ہے یہ بھی مہمان خصوصی اسٹیج پر وزیر کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔

پھر تھوڑی دیر بعد ہی اسٹیج سے مائیک کی آواز گونجتی ہے جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے یہ تقریب خاص طور پر اعلیٰ کارگردگی کا مظاہرہ کرنے والے طالب علموں کے لیے منعقد کی گئی ہے اور آپ سب کو سُن کر خوشی ہوگی کہ ہماری آج کی تقریب میں وزیر اعلیٰ اور کرنل برجیش مشرا صاحب اسٹیج پر موجود ہیں، جو طالب علموں میں انعامات تقسیم کریں گے۔ یہ سنتے ہی سکول کا ہال تالیوں سے گونج اٹھتا ہے۔

اب میں دونوں خاص مہمانوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ مائیک پر تشریف

www.ahnafmedia.com

لائیں اور بچوں میں اپنے ہاتھوں سے انعامات تقسیم کریں۔ سب سے پہلے امجد علی کا نام پکارا گیا اور امجد علی تالیوں کی گونج میں اپنا انعام وصول کر لیا یہ عمل تقریباً 20،25 منٹ جاری رہا۔ یہ عمل ختم ہوتے ہی ایک دفعہ پھر مائیک سے آواز گونجی کہ کرنل برجیش مشرا صاحب ہر بچے سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور بچوں سے سوالات بھی کرنا چاہیں گے۔

پھر اگلے ہی لمحے کرنل برجیش مشرا ہر بچے سے ہاتھ ملا کر باتیں کر رہا تھا اور ہر بچے سے سوال کر رہا تھا اور بڑے نرم لہجے سے ہر بچے سے پوچھ رہا تھا بیٹا تم بڑے ہو کر کیا بنو گے؟ اور پھر ہر بچہ جواب دے رہا تھا کوئی کہہ رہا تھا کہ میں بڑا ہو کر پائلٹ بنوں گا، تو کسی کا جواب ڈاکٹر اور انجینیر بننے کا تھا۔ کوئی کہہ رہا تھا میں بڑا ہو کر سیاستدان بنوں گا تو کوئی سائنسدان بننے کا اظہار کر رہا تھا۔ کرنل یہ جواب سن کر خوشی سے پھولے نہ سما رہا تھا۔

پھر اچانک وہ امجد علی کے پاس پہنچا اور اس معصوم سے بھی پیار بھرے لہجے میں پوچھنے لگا ہاں بیٹا تم بتاؤ تم بڑے ہو کر کیا بنو گے؟ امجد علی نے پورے عزم کے ساتھ جواب دیا میں مجاہد بنوں گا اور اپنے کشمیر کو آزاد کراؤں گا۔ یہ سنتے ہیں کرنل آگ بگولا ہو گیا اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا اس کی پیشانی پر پریشانی سے بل پڑ گئے۔

تت۔۔تت۔۔۔تت۔۔۔تم۔۔تم مجاہد بنو گے؟ مطلب تم آتنک وادی ہو، کرنل کا لہجہ غصہ کی وجہ سے کرخت ہو گیا تھا۔ غصہ کی وجہ سے کرنل لال پیلا ہو رہا تھا۔ اسی دوران اس نے ایک زناٹے دار تھپڑ امجد علی کے منہ پر دے مارا پھر اگلے ہی لمحے دیگر بھارتی درندے اس معصوم کو گھسیٹے ہوئے باہر کی جانب لے جا رہے تھے۔

www.ahnafmedia.com

ہر کوئی بت بنا اپنی جگہ ساکت و جامد کھڑا تھا۔ لیکن کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کرنل سے اس معصوم کو نجات دلائے اور احتجاج کرے۔ وزیر سمیت سب ایسے کھڑے تھے جیسے ان کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ پھر تھوڑی دیر بعد ہی امجد علی سری نگر کی بدنام زمانہ جیل میں بکرے کی طرح الٹا لٹکا ہوا تھا۔ نام نہاد انسانی حقوق کے چیمپئن اس معصوم پر بے پناہ تشدد کر رہے تھے۔ الٹا لٹکنے کی وجہ سے اور بے پناہ تشدد کی وجہ سے امجد نیم بے ہوش ہو چکا تھا۔ صرف اس پر بس نہیں بلکہ اس معصوم کو غلاظت کھانے پر بھی مجبور کیا جا رہا تھا۔

پھر بھی بھارتی درندے اس کے عزم کو متزلزل نہ کر سکے تو انہوں نے اس ننھے مجاہد کو اپنی جیپ کے پیچھے مضبوط رسی سے باندھ دیا اور جیپ دوڑا دی۔ جیپ اپنی پوری برق رفتاری سے دوڑ رہی تھی اور امجد علی ساتھ گھسٹتا جا رہا تھا۔ امجد علی اپنی دلی تمنا پوری کر چکا تھا جو ہر کشمیری بلکہ ہر مسلمان کی دلی تمنا ہوتی ہے۔ مطلب شہادت فی سبیل اللہ۔

جب امجد علی شہادت پا گیا تو بھارتی درندے اس معصوم کی نعش کو اس کے گھر کے سامنے پھینک کر فرار ہو گئے۔ امجد علی کی والدہ اپنے اکلوتے سہارے کو اس حالت میں دیکھ کر دم توڑ گئی اور ہمیشہ کے لیے اس دنیا فانی کو چھوڑ کر چلی گئی۔

یہ صرف دو واقعات آپ کے سامنے رکھے ہیں ورنہ روزانہ درجنوں کے حساب سے کشمیری بھارتی درندوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر جاتے ہیں۔ لیکن آفرین ہے کشمیری مسلمانوں پر جو اتنا ظلم سہنے کے باوجود بھی اپنی آزادی کی تحریک کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ حق کو جتنا دبایا جائے وہ اتنا ہی ابھرتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

خصوصیاتِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

اہلیہ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

منتظمہ: مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا

مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا کے ماہانہ اصلاحی بیان برائے خواتین میں میرے شوہر نامدار متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے 3 فروری 2013ء کو خصوصیات نبوت ﷺ پر لاجواب بیان فرمایا افادۂ عام کے پیش نظر حاضر خدمت ہے۔

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ و نستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سئیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلاھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ، اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم: النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ۔

[سورۃ الاحزاب:6]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ۔

اللہ رب العزت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی، رسول، خاتم الانبیاء اور خاتم المرسلین بنا کر بھیجا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات کے وہ نبی ہیں کہ جن کو اللہ رب العزت نے سب سے پہلے نبوت عطا فرمائی ہے، اور سب

www.ahnafmedia.com

سے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت کا اظہار کرایا ہے۔ ہم سب امتی ہیں اور قیامت تک آنے والے تمام انسان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ نبی ہیں بحیثیت نبی امت سے کئی چیزوں میں ممتاز، فائق اور بلند وبالا ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ساری خصوصیات وہ ہیں جو امت تو کیا انبیاء میں سے کسی کو بھی نہیں ملیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بحیثیت نبی بہت ساری چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے میں آپ کی خدمت میں صرف دو تین باتوں کا ذکر کرتا ہوں۔

تین امتیازی خصوصیات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء معصوم ہیں۔ کسی بھی نبی نے کبھی بھی نہ نبوت کا اظہار کرنے سے پہلے نہ نبوت کا اظہار کرنے کے بعد گناہ کیا ہے، نہ چھوٹا گناہ کیا ہے نہ بڑا گناہ کیا ہے۔ اللہ رب العزت کسی بھی نبی کو چھوٹے سے چھوٹا گناہ کرنے سے بچا لیتے ہیں۔ ایک بات تو یہ ذہن نشین کرلیں کہ نبی معصوم ہے اور دوسری بات یہ ذہن نشین کرلیں کہ جس طرح نبی کا جسد اطہر یہاں (دنیا میں) محفوظ ہے اسی طرح نبی کا جسد اطہر موت کے بعد قبر مبارک میں بھی محفوظ ہے۔ اور تیسری بات یہ ذہن نشین کرلیں کہ جس طرح نبی کی دنیا میں حیات عام لوگوں سے ممتاز ہوتی ہے اسی طرح قبر اور موت کے بعد بھی نبی کی حیات دوسری دنیا سے ممتاز ہوتی ہے۔ پیغمبر کی خصوصیات تو کئی ہیں، میں ان میں سے صرف تین خصوصیات آپ کی خدمت میں پیش کرنے لگا ہوں۔

نمبر 1 : نبی معصوم ہے۔

www.ahnafmedia.com

نمبر2: نبی کا جسد اطہر محفوظ ہے

نمبر3: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کا جسد اطہر زندہ ہے

ذات بھی معصوم، بات بھی معصوم:

اللہ رب العزت نے نبی کو جو چیزیں عطا فرمائیں وہ بہت ساری ہیں ان میں سے تین باتیں میں آج کی مجلس میں سمجھاؤں گا اور آپ اس کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔

1: قرآن کریم میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى. [سورة النجم: ٣، ٤]

نبی کوئی بات بھی اپنی مرضی سے نہیں کرتا بلکہ نبی جو بات بھی کرتا ہے اللہ کے حکم سے کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے: فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ [سورة الانعام:٩٠] دیکھیں تم سب کو انبیاء کی ہدایت اور راہنمائی کی اقتداء کرنی چاہیے۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي

[سورة آل عمران: ٣١]

اگر تم اللہ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ نبی کے نقش قدم پر چلو۔ اب اگر پیغمبر کی ذات ہی معصوم نہ ہو اور پیغمبر کی ذات ہی گناہ کرتی ہو تو پھر نبی کے نقش قدم پر چلو گے کیسے؟ اگر پیغمبر ہی گناہ کرتا ہو پھر نبی کی زبان پر اعتماد کیسے ہو سکتا ہے؟

سنی، حنفی، دیوبندی

ہم اہل السنت و الجماعت احناف دیوبند پیغمبر کی زبان پر بھی اعتماد کرتے

www.ahnafmedia.com

ہیں، پیغمبر کی سوچ پر بھی اعتماد کرتے ہیں، پیغمبر کی فہم اور سمجھ پر بھی اعتماد کرتے ہیں، نبوت کی سوچ اور دل و دماغ پر بھی اعتماد کرتے ہیں۔

یعنی نبی جو سوچے وہ بھی ٹھیک اور نبی جو بولے وہ بھی ٹھیک اور نبی جو کرے وہ بھی ٹھیک۔ نہ نبی کا کرنا گناہ ہے نہ نبی کا بولنا گناہ ہے نہ نبی کا سوچنا گناہ ہے۔ نبوت کو خدا ان تمام عیبوں اور گناہوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ نبی کے جتنے بھی کام ہیں ان میں نبی کی خواہشات کو کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ نبی خالص اللہ کا حکم سمجھ کر، اللہ کا دین سمجھ کر اور اللہ کی مرضی سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے۔ اس پر کئی ایک مثالیں ہیں۔ میں صرف ایک مثال سمجھانے کے لیے عرض کرتا ہوں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی جداگانہ فضیلت:

خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں گیارہ مبارک نکاح فرمائے ہیں۔ ان میں سے دو بیویاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہما تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی دنیا سے پردہ فرما گئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا ہی نہیں۔ اس لیے کہ اس وقت تک جنازے کا حکم اللہ نے اتارا ہی نہیں تھا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھایا ہے۔

آپ کی گیارہ بیویوں میں سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز ملا ہے کہ ان کا جنازہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں آخر دم تک آپ کی زندگی میں آپ کے نکاح میں تھیں۔

www.ahnafmedia.com

ہر قدم پر عمل بحکمِ الٰہی:

اس پر میں ایک بات سمجھانے لگا ہوں کہ بہت سارے کفار نے اعتراض کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر نکاح کیوں کئے ہیں؟ اہل اسلام نے اس کا جواب دیا ہے کہ پیغمبر کا کوئی نکاح اپنی مرضی سے نہیں ہے، اللہ کی مرضی سے ہے۔ اس بات کا اندازہ کریں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا نکاح اس وقت کا ہے جب عمر 25 سال ہے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال ہے۔ 25 سال کا مرد 40 سال کی عورت سے نکاح نہیں کرتا اور 40 سال کی بھی بیوہ خاتون۔ اس سے پتہ چلا کہ یہ نکاح بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی خواہش پر نہیں ہے بلکہ تکوینی طور پر اللہ کے امر سے ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج میں سے سب سے کم عمر زوجہ اور بیوی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ام المومنین کا نکاح اس وقت ہوا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 52 سال ہے اور اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک آٹھ یا نو سال بنتی ہے۔

دیکھیے کہاں آٹھ یا نو سال کہاں 52 سال؟! اس سے پتہ چلا کہ اگر 25 سال کا 40 سال سے اور 52 سال کا 7 سال کی عمر سے نکاح کرے تو یہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ہے۔ میں یہ ایک مثال اس لیے دے رہا تھا تاکہ یہ بات سمجھ میں آجائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی عمل فرماتے اپنی خواہشات کی وجہ سے نہیں فرماتے تھے بلکہ اللہ کے حکم سے فرماتے تھے اور یہ معاملہ صرف اللہ کے نبی کا نہیں بلکہ تمام انبیاء کا ہے۔ اگر نبی پر وحی نہ آئی ہو اور اپنے اجتہاد سے نبی نے کوئی عمل فرمالیا ہو اور اس میں خطا ہو تو اللہ اس خطا کے خلاف وحی نازل فرمادیتے ہیں۔ اور نبی کو

www.ahnafmedia.com

خدا گناہ کے قریب بھی نہیں پہنچنے دیتے۔

حفاظت خداوندی

حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال دیکھ لیں۔ کہاں یوسف علیہ السلام بچپن میں گئے ہیں؟ غلامی میں گئے ہیں، شاہ مصر کے گھر پہنچے ہیں۔ اور ان کا ایک وقت آیا خدا نے خزانے کا قلم دیا ہے، عزیز مصر کے وزیر بنے ہیں اور عزیز مصر کی گھر والی حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں غلط خیال رکھتی تھی۔ ایسا ماحول کہ آدمی نوجوان بھی ہو اور دعوت دینے والی بادشاہ یا وزیر کی بیوی ہو اور گناہوں کے سارے اسباب موجود ہوں، ایسے موقع پر بندہ گناہ نہ کرے یہ سوائے اللہ کے فضل سے نہیں ہو سکتا۔ اس لیے یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا:

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي

[سورة يوسف: ٥٣]

دیکھو جو بھی نفس ہو وہ حکم گناہوں کا دیتا ہے۔ ہاں جس پر اللہ رحم فرمادے اللہ اس کو گناہوں سے بچالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں: كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ

[سورة يوسف: ٢٤]

یہ نہیں کہ ہم نے یوسف کو برائی سے دور رکھا بلکہ فرمایا کہ ہم نے برائی کو یوسف علیہ السلام کے قریب بھی نہیں جانے دیا۔ اس قدر ماحول میں بھی نبی گناہوں کی دنیا سے بچ جاتا ہے جہاں بچنا بندے کے بس میں نہیں ہوتا۔

شرک اکبر و شرک اصغر:

میں دو سرا واقعہ سنا رہا ہوں۔ ایک حضرت یوسف علیہ السلام کا اور دوسرا خود

www.ahnafmedia.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نبی کی زندگی میں نبی کی اپنی خواہشات کو دخل نہیں ہوتا۔ خواہش پر عمل کرنا تو چھوٹے درجے کا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ

[سورة الجاثية:٢٣]

اے پیغمبر! کیا آپ نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے؟ تو معلوم ہوا کہ اپنی خواہشات پر عمل کرنا جو خلاف شریعت ہوں تو گویا کہ چھوٹے درجے کا شرک ہے اور اللہ تعالیٰ نبی کو شرک خفی اور شرک جلی، شرک اصغر اور شرک اکبر، چھوٹے اور بڑے تمام قسم کے شرک سے محفوظ رکھتے ہیں

مقام نبوت اور ذنب کا معنیٰ:

نبی کی ذات معصوم ہوتی ہے، نبی سے کبھی بھی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ میں یہ بات سمجھا رہا تھا اور اگر قرآن کریم میں کہیں ہے بھی جس سے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے جیسے ﴿ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ﴾

[سورة الفتح: ٢]

اے نبی! اللہ نے آپ کے ذنب معاف کر دیے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ دیکھو! ذنب کا لفظ بولا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ العیاذ باللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ کیا ہے۔ یہاں یاد رکھیں کہ ذنب کا معنیٰ گناہ نہیں ہے بلکہ "ذنب" ایسا لفظ ہے جب اس کی نسبت نبی کی طرف ہو تو معنیٰ اور ہے امت کی طرف ہو تو معنیٰ اور ہے۔

جیسے "محبت" ایک لفظ ہے جب اس کی نسب ماں کی طرف ہو تو معنیٰ الگ ہوتا ہے، بہن کی طرف ہو تو معنیٰ الگ ہوتا ہے، بیٹی کی طرف ہو تو معنی الگ ہوتا ہے

www.ahnafmedia.com

اور اگر بیوی کی طرف ہو تو معنیٰ الگ ہوتا ہے۔ محبت لفظ ایک ہی ہے لیکن نسبت کے بدلنے سے معنیٰ بدل جاتا ہے۔ ذنب لفظ ایک ہی ہے نسبت کے بدلنے سے معنیٰ بدل جاتا ہے۔ امتی کی طرف آئے تو معنیٰ گناہ ہوتا ہے اور پیغمبر کی طرف آئے تو معنیٰ گناہ نہیں بلکہ پیغمبر کی بھول چوک ہوتا ہے جس کو گناہ نہیں کہتے۔

عصمت انبیاء کی عقلی دلیل:

میں سمجھا رہا تھا کہ نبی کی ذات معصوم ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ پیغمبر سے گناہ نہیں ہونے دیتے اور معصوم نبی کی ذات کیوں ہے؟ اس کی بنیادی اور عقلی وجہ سمجھیں کہ اللہ رب العزت نے انسان کو مٹی اور آسمانی روح سے بنایا ہے اور مٹی زمین والی اور روح آسمان والی ہے۔ کچھ انسان کے جسم میں تقاضے مٹی کے ہیں اور کچھ تقاضے آسمانی روح کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ﴾ ہم نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے۔ کچھ آگے فرمایا: ﴿فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي﴾ اور میں نے جب اس کو برابر کر دیا اور اس میں روح کو ڈال دیا ﴿فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ﴾ پھر فرمایا ملائکہ سے کہ اسے سجدہ کرو مٹی کا جسم پھر آسمانی روح۔ کچھ تقاضے مٹی کے جسم کے ہیں اور کچھ تقاضے آسمانی روح کے ہیں۔

مٹی کے تقاضے کیا ہیں؟ کیونکہ اللہ نے آدمی کا جسم مٹی سے بنایا اب اگر آدمی کے جسم کو خوراک چاہیے تو اللہ نے خوراک انسان کے بدن کی مٹی سے پیدا فرمائی ہے۔ اسی طرح انسانی جسم مٹی سے بنایا اگر یہ بیمار ہو جائے تو اس کو علاج کے لیے دوا چاہیے جسم جب مٹی کا ہے تو دوا بھی مٹی سے بنتی ہے۔ اللہ نے روح کو آسمان سے نازل فرمایا۔ اگر انسان کی روح کو خوراک چاہیے تو خوراک بھی آسمان سے آتی ہے۔ اور اگر

www.ahnafmedia.com

انسان کی روح کو دوا چاہیے تو آسمانی روح کی دوا بھی آسمان سے آتی ہے۔

انسانی روح و جسم کے معالج

بالکل اسی طرح کبھی آدمی کا جسم بیمار ہوتا ہے اور کبھی روح بیمار ہوتی ہے۔ اگر جسم بیمار ہو جائے تو اسے طبیب چاہیے جس کو حکیم اور ڈاکٹر کہتے ہیں، اگر روح بیمار ہو جائے تو اس کو طبیب چاہیے جسے نبی اور رسول کہتے ہیں۔ تو جسم کے طبیب کا نام ڈاکٹر اور حکیم ہے اور روح کے معالج کا نام نبی اور رسول ہے۔ کسی بھی طبیب کا جس مرض کا وہ ماہر ہو اس میں مبتلاء ہونا اس کا عیب ہوتا ہے۔ پیچس کا ڈاکٹر ہو اور خود پیچس میں مبتلاء ہو، آنکھوں کا ڈاکٹر ہو اور خود نابینا ہو تو یہ اس کا عیب ہے۔

نبی کیونکہ امراض روحانیہ کے معالج ہیں۔ مرض روحانی کا نام گناہ ہے، پیغمبر اگر گناہ کرے تو گویا جس مرض کا معالج اسی مرض میں مبتلاء ہو یہ طبیب کا عیب ہوتا ہے۔ اللہ نبی کی ذات کو عیوب سے پاک رکھتے ہیں۔ میں بتا یہ رہا تھا یہ عقیدہ بنالیں کہ نبی معصوم ہوتا ہے، نبی پاک ہوتا ہے۔ نبی کی ذات سے گناہ نہیں ہوتا۔

غلط عقیدے کی تردید:

ہمارے ہاں ایک لفظ چلتا ہے "پنجتن پاک"۔ پنجتن پاک کا لوگ معنیٰ کیا سمجھتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ پاک، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پاک، حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاک۔ یہ نہایت غلط عقیدہ اور غلط نظریہ ہے کبھی بھی اپنی زبان سے نہ کہا کریں پنجتن پاک۔ پنجتن پاک کا معنیٰ کیا ہو گا؟ اب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پاک ہیں تو فاطمہ کی والدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کیا پاک نہیں ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر فاطمۃ الزہراہ رضی

www.ahnafmedia.com

اللہ عنہا پاک ہیں تو ان کی باقی تین بہنیں حضرت زینب، رقیہ، ام کلثوم رضی اللہ عنہن کیا پاک نہیں؟ العیاذ باللہ! اگر رسول کے داماد علی پاک ہیں تو کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاک نہیں ہے؟ اگر داماد پاک ہیں تو کیا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم العیاذ باللہ پاک نہیں ہیں؟ اس لیے پنجتن پاک کا لفظ نہ بولا کریں، بلکہ یہ کہا کریں کہ نبی کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پاک ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری بیٹیاں پاک ہیں، نبی کی ساری بیویاں پاک ہیں، نبی کے سارے اہل بیت اور سارے صحابہ پاک ہیں۔ رسول کی ذات گرامی پاک ہے ناپاکی کا تصور بھی نہیں۔

حفاظت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم:

پہلا مسئلہ یہ کہ نبی کی ذات پاک ہے، معصوم ہے۔ دوسرا مسئلہ اور دوسری صفت کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر جس طرح دنیا میں محفوظ ہے اسی طرح موت کے بعد قبر میں بھی محفوظ ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ﴿ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾

[سورة المائدة: ٦٧]

جب تک یہ آیت نازل نہ ہوئی تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گارڈ رکھتے تھے، اپنے پہرے دار رکھتے تھے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کبھی بھی ایک لمحہ کے لیے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا نہیں چھوڑتے تھے کہ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اور سیکورٹی کا مسئلہ درپیش آئے۔ جب قرآن پاک کی آیت اتری: ﴿ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾

[سورة المائدة: ٦٧]

میرے پیغمبر! اللہ آپ کو لوگوں سے بچائیں گے اب کوئی بندہ آپ کو قتل

www.ahnafmedia.com

نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد آپ نے گارڈ ختم فرمادیے کہ اب وحی آگئی ہے، اب وعدہ الٰہی آچکا ہے اب تو کوئی شک کی بات نہیں ہے، لیکن اس کے علاوہ اگر غور کیا جائے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اپنی ذات کی حفاظت کا انتظام فرمایا ہے۔

حفاظت جسد اطہر کی حکمت:

تو میں یہ بات سمجھا رہا تھا کہ پیغمبر کی ذات جس طرح معصوم ہے اسی طرح پیغمبر کی ذات قبر اطہر میں بھی محفوظ ہے۔ محفوظ ہونے کا معنیٰ ہے کہ جس طرح دنیا میں نبی کے جسم اطہر کو کوئی خراب نہیں کر سکتا تو موت کے بعد پیغمبر کے جسد کو حشرات الارض میں سے کوئی چیز خراب نہیں کر سکتی۔ حتیٰ کے مٹی بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو خراب نہیں کر سکتی۔ حدیث مبارک میں ہے:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ

سنن ابی داؤد، باب فضل یوم الجمعة ولیلة الجمعة.

کہ پیغمبر کی ذات محفوظ ہے اور پیغمبر کی ذات کو اللہ ہمیشہ محفوظ رکھتے ہیں۔ مٹی نبی کے جسم کو نہیں کھا سکتی۔ ایک نکتہ ذہن نشین فرمالیں کہ نبی کے جسد اطہر کو مٹی کیوں نہیں کھا سکتی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مٹی زمین کی مٹی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی مٹی جنت والی۔ تو جنت والی مٹی کو زمین والی مٹی کیسے کھا سکتی ہے؟! اس لیے یہ دنیاوی مٹی نبوت کے وجود کو نہ کھا سکتی ہے نہ خراب کر سکتی ہے۔ تو پیغمبر کی ذات اطہر بھی محفوظ ہے۔

خواب کے ذریعے جسد اطہر کی حفاظت:

بعض بد بختوں نے کوشش بھی کی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

www.ahnafmedia.com

جسد اطہر تک پہنچنے کی، لیکن اللہ رب العزت نے حفاظت فرمائی۔ جس طرح نورالدین زنگی کے دور میں کچھ گوروں اور بے ایمانوں نے کوشش کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو زمین سے نکال لیں۔ تو خواب کے ذریعے ان کو حکم ہوا اور نورالدین زنگی نے وہاں جا کر بد معاشوں کو گرفتار کر لیا اور ان کو قتل کر دیا جو پیغمبر کے وجود اطہر کو زمین کے اندر نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ اللہ نے نبی علیہ السلام کے جسم کو محفوظ فرمادیا ہے۔ زمین اور مٹی کے اجزاء پیغمبر کے وجود کو نہیں کھا سکتے، پیغمبر کا جسم بالکل محفوظ ہے اس پر میں ایک چھوٹا سے واقعہ عرض کرتا ہوں۔

قبولیت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

یہ واقعہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ہے جس پر بعض حضرات کو اشکال پیدا ہوتا ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اطہر قبر مبارک میں بکھرا ہوا ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کو جمع کیا ہے۔ اب اشکال یہ تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کو مٹی کھا ہی نہیں سکتی تو ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ جن کے ہم مقلد ہیں، انہوں نے کیسے دیکھ لیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں بکھری ہوئی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حالت بیداری میں نہیں دیکھا حالت خواب میں دیکھا ہے۔ اور جب کوئی خواب میں دیکھے تو اس کی تعبیر پوچھتا ہے کہ اس کی تعبیر کیا ہے؟ بسا اوقات خواب میں چیز کچھ اور ہوتی ہے اور اس کی تعبیر بالکل اور ہوتی ہے۔ اب خواب کی تعبیر پوچھیں یہ اعتراض تو نہ کریں کہ امام اعظم رحمہ اللہ نے

www.ahnafmedia.com

دیکھا ہے۔ اس لیے پتہ چلا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر کو مٹی کھا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس خواب کی تعبیر کے لیے اپنے شاگرد کو امام ابن سیرین کے پاس بھیجا۔ امام ابن سیرین نے فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ جو رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں دنیا میں پھیل گئی ہیں ان کو یکجا کرنے کا کام اللہ رب العزت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے لے گا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر کا نام دین:

اب اس کی تعبیر یہ کیوں دی ہے؟ میں بات سمجھانے کے لیے کہتا ہوں کہ عام امتی کے اعمال کا نام دین ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر کا نام دین ہے۔ وجود اطہر کو دیکھا خواب میں پھیلا ہوا، اس کا معنیٰ یہ کہ پیغمبر کی سنتیں دنیا میں پھیل گئیں ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾

[سورة الانفال:٣٣]

کہ جب تک امت گناہوں سے استغفار کرے خدا عذاب نہیں دیتے۔ بعض حضرات سے ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ جس طرح نبی کا وجود اس دنیا میں ہو اللہ امت کو عذاب سے بچا لیتے ہیں نبی دنیا سے چلے جائیں اور پیغمبر کی سنت دنیا میں موجود ہو اللہ تب بھی امت کو عذاب سے بچا لیتے ہیں۔

میں بتا یہ رہا تھا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے خواب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے نبی علیہ السلام کے وجود کو دین بنایا ہے تو نبی کے وجود کو خواب میں دیکھنا کہ بکھرا ہے گویا کہ رسول پاک کا دین دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ تو ایک

www.ahnafmedia.com

مسئلہ یہ ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ کہ قبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اطہر محفوظ ہے۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

تیسرا وصف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو امت سے بالکل ممتاز ہے اور الگ ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر اطہر میں جو مدینہ والی ہے اس میں زندہ ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زندگی ہے دنیا میں جسے ہم دیکھتے ہیں اور ایک زندگی ہے قبر مبارک کی جسے ہم نہیں دیکھتے۔ برزخ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ برزخ عربی زبان کا لفظ ہے ﴿ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴾ [سورة المومنون: ١٠٠]

قرآن کریم میں ہے برزخ کا معنی ہے پردہ۔ جس طرح پردہ کے پیچھے کوئی چیز ہو تو نظر نہیں آتی اسی طرح پیغمبر زندہ ہیں لیکن ان کی زندگی ہم سے پردہ میں ہے۔ ہمیں پتہ نہیں کہ پیغمبر کس طرح زندہ ہیں۔ لیکن یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ اور اس پر آیات بھی ہیں اس پر احادیث بھی ہیں اور اس پر امت کے علماء کا اتفاق بھی ہے۔ جسے اجماع امت کہتے ہیں۔ گویا عقل بھی کہتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ ابھی جو میں نے حدیث مبارک سنائی ہے اس بات پر کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر قبر مبارک میں محفوظ ہے۔ اس حدیث کو سمجھیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا ذہن کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہن مبارک کیا تھا اس مسئلہ کے بارے میں۔

www.ahnafmedia.com

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نظریہ:

حدیث مبارک میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو فرمایا کہ مجھ پر درود پاک پڑھا کرو۔ کیوں؟ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ۔ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے تعجب سے پوچھا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ۔ اللہ کے پیغمبر! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہو گا؟ آپ تو مٹی میں مل جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔ اللہ پاک نے مٹی پر حرام فرمادیا ہے کہ مٹی نبی کے وجود کو کھائے۔ اب اس سوال اور جواب میں جوڑ کیسے ہے؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھا کرو تمہارا درود پیش ہوتا ہے۔ صحابہ نے کہا آپ کا وجود تو مٹی میں مل جائے گا درود کیسے پیش ہو گا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اللہ پاک نے مٹی پر نبی کے وجود کو کھانا حرام فرمادیا ہے۔ جواب بنے گا کیسے؟

جواب یوں بنے گا کہ اگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ اللہ کے نبی کے جسم پر درود پیش نہیں ہوتا تو جب صحابہ نے سوال کیا کہ آپ کا جسم تو مٹی میں مل جائے گا درود کیسے پیش ہو گا؟ تو اللہ کے نبی فرمادیتے کہ جسم اگر مٹی میں مل بھی جائے گا تو جسم نے تو درود سننا ہی نہیں درود تو میری روح سنتی ہے یہ نہیں فرمایا بلکہ اللہ کے نبی نے فرمایا اللہ پاک نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ میرے وجود کو کھائے۔ اس کا معنیٰ یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذہن میں بھی یہ تھا کہ سننا اسی جسم نے ہے اور نبی کا ذہن بھی یہ تھا کہ سننا اسی جسم نے ہے۔ درود جو پیش ہوتے ہیں اس جسم پر پیش

www.ahnafmedia.com

ہوتے ہیں۔ تبھی تو فرمایا کہ جسم محفوظ رہتا ہے۔ اس حدیث سے جہاں یہ بات پتہ چلی کہ نبی کا جسم محفوظ ہے وہاں یہ بھی پتہ چلا کہ نبی کا جسم مبارک اپنی قبر میں زندہ ہے، پھر حیرانگی کیوں؟

اس لیے ہم اہلسنت والجماعت کو یہ نظریہ اور عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ کے نبی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ کیسے زندہ ہیں؟ ہمیں پتہ نہیں۔ حدیث مبارک میں ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔

[مسند ابی یعلی ج٦ ص ٤٧١، رقم الحدیث٣٤٢]

کیسے رزق دیا جاتا ہے؟ ہمیں معلوم نہیں۔ اب دیکھیں ایک ماں کے پیٹ والی زندگی ہے اور ایک دنیاوالی زندگی ہے اور ایک قبر کے پیٹ والی زندگی ہے۔ آپ نے خود مشاہدہ کیا ہے کہ ہم دنیا میں کھاتے ہیں تو طریقہ اور ہے، پیتے ہیں تو طریقہ اور ہے اور جو ماں کے پیٹ میں بچہ ہے کھاتا تو وہ بھی ہے لیکن اس کے رزق کا سسٹم بالکل الگ ہے۔ اگر ماں کے پیٹ میں آدمی کے رزق کا سسٹم الگ ہو سکتا ہے اور یہ قابل تعجب نہیں ہے تو قبر میں جس کا سسٹم الگ ہو جائے تو اس میں تعجب کی بات کون سی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

درود تحفہ ہے:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے دور سے تو اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود پہنچا دیتے ہیں اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر درود پڑھا جائے تو اللہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سنوا دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ درود مبارک ہم اہلسنت والجماعت کے نزدیک تحفہ ہے

www.ahnafmedia.com

جو اللہ کے نبی کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ہدیہ کا طریقہ کیا ہے؟ آپ کا بھائی، آپ کا بیٹا اگر جدہ، ریاض، مکہ مکرمہ یا مدینہ میں رہتا ہے اور وہاں سے کوئی چیز بھیجنا چاہے تو آنے والے بندے کے ہاتھ بھیجتا ہے اور ساتھ یہ کہتا ہے کہ یہ کمبل میری امی جان کو دے دینا، یہ فلاں میری باجی کو دے دینا، یہ میری بیٹی کو دے دینا۔ جب دور سے کوئی چیز دینا چاہے تو کسی کے ہاتھ بھیج دیتا ہے۔ جب خود آئے تو کسی کے ہاتھ نہیں بھیجتا بلکہ اپنے ہاتھوں سے اپنی امی جان کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ تو دور سے تحفہ بھیجا جاتا ہے اور قریب آکر تحفہ خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ہمارا نظریہ بھی یہ ہے کہ ہم سرگودھا میں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہیں۔ ہم 87 جنوبی میں ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں ہیں۔ جب یہاں درود پڑھیں گے اللہ اپنے نبی کی خدمت میں ملائکہ کے ذریعے بھجوا دیں گے اور جب مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر جاکر درود پڑھیں گے تو اللہ اپنے نبی کو سنوا دیں گے۔ تو دور سے تحفہ بھیجا جاتا ہے اور قریب جائیں تو تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں سے درود بھیجتے ہیں اور وہاں جاکر پیش کرتے ہیں۔

درود کے الفاظ اور طریقہ:

اس لیے ہمارے درود کے الفاظ کا طریقہ بھی الگ ہے۔ جب یہاں سے درود پڑھیں تو ایسے پڑھتے ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

www.ahnafmedia.com

ہم دعا مانگتے ہیں: اللہ! آپ اپنے نبی پر درود بھیج دیں، اللہ! آپ اپنے حبیب پر رحمتیں نازل فرمادیں اور جب روضہ پر جائیں تو کہتے ہیں: الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ۔ حضور! آپ پر اللہ کی رحمتیں اور درود ہو۔ یہاں سے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہتے ہیں اور روضہ پر: الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ کہتے ہیں۔

گویا جب دور سے درود پڑھیں تو اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے درود کو ان تک پہنچادے اور جب روضہ پر درود پڑھیں تو پھر ہم براہ راست درود کو پیش کر دیتے ہیں۔ تو دور سے درود کو بھیجا جاتا ہے اور قریب جائیں تو پیش کیا جاتا ہے۔ یہ بھی ہمارا عقیدہ ذہن نشین ہونا چاہیے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر جاکر درود پڑھیں تو اللہ کے نبی درود سنتے بھی ہیں اور جو درود پڑھا جائے اس کو سن کر مناسب سمجھیں تو جواب بھی دیتے ہیں۔ حدیث مبارک میں ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِی سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا أُبْلِغْتُہٗ

[شعب الایمان للبیہقی:تعظیم النبی صلی اللہ علیہ و سلم]

جو بندہ میری قبر پر درود پڑھتا ہے میں سن لیتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے وہ مجھ تک پہنچادیا جاتا ہے۔ فرمایا: مَا مِنْ أَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوحِی حَتّٰی أَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ

[سنن ابی داؤد:باب زیارۃ القبور]

کہ جو بندہ مجھ پر سلام پڑھتا ہے اللہ میری روح کو متوجہ فرماتے ہیں اور میں اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہوں۔

عرضِ اعمال کا عقیدہ:

اس لیے میں گزارش کروں گا میری نہایت قابل صد احترام ماؤ، بہنو، اور

www.ahnafmedia.com

بیٹیو! یہ اپنا عقیدہ اور نظریہ بناؤ کہ رسول اطہر صلی اللہ علیہ وسلم قبر اطہر میں زندہ ہیں اور پیغمبر پر ہمارے اعمال پیش ہوتے ہیں، یہاں سے درود پڑھو تو اللہ پہنچا دیتے ہیں اور قبر پر جا کر دور درد پڑھیں تو اللہ اپنے نبی کو سنوا دیتے ہیں۔

درس کا خلاصہ:

آج کے درس کا پورا خلاصہ تین چیزیں ہیں۔ اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سارے اوصاف عطا فرمائے ہیں جن میں رسول امت سے بالکل ممتاز ہوتے ہیں۔ میں نے آج کی مجلس میں ان میں سے تین صفتوں کا ذکر کیا ہے۔

1 : نبی معصوم ہوتا ہے۔

2: نبی قبر میں محفوظ ہوتا ہے۔

3: نبی اپنی قبر مبارک میں زندہ ہوتا ہے۔

ہم نبی کو معصوم بھی سمجھیں، نبی کو محفوظ بھی سمجھیں اور نبی کو قبر میں زندہ بھی سمجھیں۔ جو اللہ کے نبی کو معصوم نہ سمجھے اہل السنت والجماعت میں سے نہیں ہے، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مبارک میں محفوظ نہ سمجھے وہ اہلسنت والجماعت میں سے نہیں ہے۔

عقیدہ و عمل کی محنت:

ہمارے اس مدرسہ مرکز اصلاح النساء میں سب سے زیادہ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ بچیوں کے عقائد ٹھیک کرو اور بچیوں کے اعمال ٹھیک کرو۔ اگر عقیدہ ٹھیک ہو جائے اور عمل میں کوتاہی رہ جائے اللہ نجات فرما دیتے ہیں اور اگر عمل ٹھیک ہو جائے اور عقیدہ میں کوتاہی ہو پھر نجات نہیں ہوتی۔ پہلی چیز عقیدہ ہے اور عقیدہ

www.ahnafmedia.com

کے بعد اعمال ہیں۔ اس لیے میں تمام ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے گزارش کروں گا کہ اپنے عقیدے اور اپنے اعمال کو بالکل درست رکھیں۔ ربیع الاول حضور علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانے کا مہینا ہے۔ اس آمد کے مہینے میں اس بات کا بھرپور خیال رکھنا چاہیے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو کبھی بھی ضائع نہ ہونے دیں۔ شریعت کے معاملے میں بالکل کوتاہی سے کام نہ لیں۔

جشن نہیں؛ مشن:

صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے پر خوشیاں منانا، صرف چاول پکانا اور جھنڈیاں لگانا یہ کوئی دین نہیں ہے۔ اصل دین یہ ہے کہ جس مقصد کے لیے اللہ کے نبی آئے اس مقصد کو سمجھا جائے۔

وہ مقصد کیا ہے؟

اپنے عقیدے ٹھیک کریں، اپنے اعمال ٹھیک کریں، دنیا میں کسی کو دکھ نہ دیں، کسی کو تکلیف نہ دیں، کسی کو پریشان نہ کریں اور بلاوجہ کسی کا حق نہ کھائیں، کسی کی غیبت نہ کریں، چوری نہ کریں، بدکاری نہ کریں، برے اعمال نہ کریں، گانا نہ سنیں، بے پردہ نہ گھومیں، روزے کا خیال کریں اور نماز کا خیال کریں، حیاء کا خیال کریں، زکوۃ کا خیال کریں۔ اور جو شریعت میں کرنے کے کام ہیں اسے کریں اور جو چھوڑنے والے ہیں اسے چھوڑ دیں۔ قرآن کریم کا اعلان ہے: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾

[سورة الحشر: ٧]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تمام شرور اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے

www.ahnafmedia.com

اور ہم سب کو نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخری گزارش:

میں تمام خواتین سے گزارش کرتا ہوں ایک تو عقیدہ وہ سمجھا کریں جو آپ کو سمجھایا جاتا ہے۔ جمعہ کا بیان توجہ سے سنیں، یہاں کا ماہانہ درس قرآن توجہ سے سنیں۔ بسا اوقات ہم سنتے ہیں کہ باہر سے کوئی نہ کوئی خاتون کسی نہ کسی گھر میں آکر اسے بیان کر دیتی ہے جس کا تعلق شریعت کے ساتھ نہیں ہوتا۔ تو آپ ان کے مسائل پر اعتماد کرنے کی بجائے مرکز [اصلاح النساء] سے رجوع کر کے مسئلہ پوچھ لیا کریں۔ اپنے عقائد کی کتابیں لے کر پڑھیں، اپنے عقیدے کو مضبوط کریں۔ جن کو کتابیں چاہییں یہاں مرکز میں کہہ کر کتابیں لے لیا کریں اور کوشش کریں کہ اپنی بچیاں پڑھنے کے لیے مرکز میں بھجوائیں۔ اپنے بچوں کو وہاں مدرسہ میں بھجوائیں تاکہ بچوں اور بچیوں کے عقیدے بھی ٹھیک ہوں اور اعمال بھی ٹھیک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

اہلیان سرگودھا توجہ فرمائیں

سرگودھا و مضافات کی خواتین متوجہ ہوں آپ کے ادارے مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا میں ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار صبح 9 بجے متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ اصلاحی بیان برائے خواتین ارشاد فرماتے ہیں۔ سرگودھا و قرب وجوار سے تعلق رکھنی والی مسلمان مائیں اور بہنیں اس میں ضرور شرکت کریں۔

www.ahnafmedia.com

بیچاری لڑکیاں

شہزاد حسن، کراچی

میں لڑکیوں کے بارے میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ ان کی پیدائش پر نہ خوشی منائی جاتی ہے۔۔ نہ ان کے مرنے پر غم کیا جاتا ہے۔ لڑکیاں بے چاری ساری زندگی اپنے بھائیوں، شوہر اور بچوں کے ہاتھوں ایکسپلائٹ ہوتی رہتی ہیں۔ بھائی بہنوں سے قرض لے کر بھول جاتے ہیں، میں نے خود اپنی اکلوتی بہن سے تقریبا 64 بار "قرضِ ہسنہ" لیا۔ "ہسنہ" اس لئے کہ جب بھی وہ بیچاری قرض کی واپسی کا تقاضا کرتی میں "ہنس" کے دکھا دیتا۔

ہماری ایک کلاس فیلو "شبانہ" ہوا کرتی تھی۔ لڑکوں کی بہت نمائندہ قسم کی خاتون! ہر وقت مرد اور عورت کی برابری کی بحث میں مشغول رہتی تھی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ جب لڑکیاں ہر کام کر سکتی ہیں تو انہیں "صنفِ نازک" کیوں کہا جاتا ہے۔ میری شبانہ سے خاصی لگتی چُبھتی تھی۔

ایک دن جب مس شبانہ حسبِ معمول کلاس ڈسکشن کے دوران لڑکوں لڑکیوں کی "برابری" پر لیکچر دے رہی تھیں تو مجھ سے نہ رہا گیا میں نے سوال داغا:

مس شبانہ! کیا آپ کو "گولی پِل" کھیلنا آتا ہے؟

شبانہ ششدر رہ گئی!

کیا آپ گلی ڈنڈا کھیلتے ہوئے زور سے "ٹُل" لگا سکتی ہیں؟ میں نے دوسرا میزائل چھوڑا۔

www.ahnafmedia.com

پھر کلاس میں صرف تالیاں گونج رہی تھیں اور مس شبانہ کی پھنکاریں۔۔۔

دوسرے ہفتے ہی معلوم ہوا کہ مس شبانہ نے باقاعدگی سے اسلامی درس میں شرکت کرنا شروع کر دیا ہے۔

قارئین! اگر دنیا میں صرف لڑکیاں ہی ہوتیں۔۔۔ تو یقین جانئے نہ ایٹم بم ایجاد ہوتا۔۔۔ نہ ہی کسی طرح کے دوسرے ویپن آف مَیس ڈسٹرکشن۔۔۔ بلکہ ان کی جگہ "ٹِڈ ابم"، "چھپکلی میزائل" اور "لیزر گائیڈڈ کاکروچ میزائل" ہوتے۔۔۔!!!

امن ہی امن ہوتا، نہ ماحول کو خطرہ، نہ دنیا کے بھسم ہونے کا ڈر۔۔!

ایک دفعہ مجھے لڑکیوں کی لڑائی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔۔۔ دو لڑکیاں صرف ایک دوسرے کے بال کھینچ رہی تھیں۔ لڑائی کے اختتام پر فاتح اور مفتوح دونوں لڑکیاں باقاعدہ ہچکیاں لے کے زاروقطار رو رہی تھیں۔

لڑکیاں گاڑی چلانے میں بہت محتاط ہوتی ہیں۔ ان کے گاڑی سڑک پر لاتے ہی دوسرے گاڑیوں والے فوراً محتاط ہو جاتے ہیں۔ انہیں صرف گاڑی چلانا آتی ہے۔ گاڑی کیسے چلتی ہے؟ ان کے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں۔ اگر کبھی کوئی لڑکی غلطی سے انجن کا ہُڈ کھول کر اندر جھانک لے تو فوراً غش کھا کر گر پڑے۔ ان کے نزدیک کاربوریٹر اور ریڈی ایٹر میں صرف سپیلنگ کا فرق ہوتا ہے۔ قارئین! کیا آپ نے اپنی زندگی میں کسی لڑکی کو گاڑی کا ٹائر تبدیل کرتے دیکھا ہے۔۔۔؟ کبھی نہیں!!! کبھی دیکھیں گے بھی نہیں!!!

ان میں حسِ مزاح کا خاصا فقدان ہوتا ہے۔ لڑکوں کے ننانویں فیصد لطیفے ان کے جُوڑے کے اوپر سے گزر جاتے ہیں۔ ان کا اپنا ایک مزاح ہوتا ہے۔ کچھ ایسا۔۔۔

www.ahnafmedia.com

ثمینہ ! اللہ ہ ہ ہ ہ ہ !!! میں تایا جان کے گھر گئی (اب پتہ نہیں یہ ثمینہ سے مخاطب ہیں یا اللہ سے) جونہی اندر داخل ہوئی، ایک اتنا بڑا کتا آگے کھڑا تھا، میری تو جان ہی نکل گئی۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔!!!

قارئین! اللہ کو حاضر ناظر جان کر بتائیں کہ اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟ لڑکیوں کا محبوب مشغلہ اپنے بھائی کے لئے دلہن ڈھونڈنا ہوتا ہے۔ محض "لڑکے کی بہن ہیں" سننے کے لئے تیس چالیس گھر یونہی پھر پھرا لیتی ہیں۔ رشتے والے گھر میں ان کی "ٹور" دیکھنے والی ہوتی ہے۔ مگر جب کوئی اور لڑکی ان کا اپنا رشتہ دیکھنے کے لئے ان کے گھر آجائے تو ان کو چھپنے کے لئے جگہ نہیں ملتی۔۔۔!

لڑکیوں کے بارے میں ایک غلط پروپیگنڈا یہ بھی ہے کہ یہ بولتی بہت ہیں! میں اس سے متفق نہیں ہوں۔

ایک لڑکی تو محض دوسری کو چپ کروانے کے لئے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بول لیتی ہے۔۔۔ اور دوسری پہلی کو چُپ کروانے کے واسطے مزید گھنٹہ دو گھنٹے بول لے تو آخر اس میں کیا بُرائی ہے، بھلا بتائیں؟

دوسرے ان کو یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ اگر یہ چپ ہو گئیں تو دوسروں کو سوال کرنے کا موقع مِل جائے گا اور ظاہر ہے کسی بھی سوال کا جواب دینے کے لئے عقل درکار ہوتی ہے۔۔۔!!!

لڑکیاں بہت جلد رو دیتی ہیں۔ یہ رونا ان کے دُکھی ہونے کی علامت نہیں، دراصل یہ ایک ایکسر سائز ہے۔ سارے دکھ آنسوؤں کے راستے فوراً نکال باہر کرتی ہیں۔۔۔ پلک جھپکتے میں دِل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور یہ بھلی چنگی۔۔۔!!! جیسے کُچھ ہُوا

www.ahnafmedia.com

ہی نہیں۔۔۔ جبکہ لڑکے بیچارے غم سینے سے لگائے برسوں سلگتے رہتے ہیں۔

خیر قارئین! لڑکیاں جیسی بھی ہیں، ہماری زندگی کے کینوس کے رنگ انہی کے دم قدم سے کھلتے ہیں۔۔۔ ماں، بہن، بیٹی یا بیوی ہر صورت میں ہم ان کی محبتوں کے محتاج ہوتے ہیں۔

میں جب سے گوروں کے دیس میں آن بسا ہوں۔۔۔ اپنی مشرقی لڑکیوں کی عِزت و حُرمت سو گُنا زیادہ ہو کر میرے دل میں گھر کر چکی ہے۔

یہ عزت اور احترام لڑکیوں کو ہمارے معاشرے کے علاوہ دنیا کے کسی حصے خصوصاً مغربی ممالک میں نہیں ملے گا۔!!!

یہاں عورتوں کو پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا ہے۔ حیران مت ہوئیے، یہ حقیقت ہے۔ مغرب میں لڑکی کی نہ کوئی عزت ہے۔۔ نہ گھر۔۔ نہ آبرو۔۔ نہ حِفاظت!!!

یونائیٹڈ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ آف جسٹس نے 1995ء میں امریکہ میں نیشنل کرائم وِکٹمائزیشن کے نام سے سروے کیا۔ اس سروے رپورٹ کا نمبر این سی جے 154348 ہے۔ آپ دل دماغ کی تسلی کے لئے "بیورو آف جسٹس سٹیٹسٹِکس کو فون نمبر 1-800-732-3277 پر کال کر کے اس کی کاپی منگوا سکتے ہیں۔ یہ رپورٹ مغربی نام نہاد مہذب معاشرے اور آزادئ نسواں کے رخسار پر ایک غلیظ طمانچہ ہے۔ پڑھیے اور سر دُھنئے۔۔۔۔!!!

امریکہ میں 1993-1992ء میں تشدد کا شکار ہونے والی لڑکیوں کی تعداد 5 ملین ہے۔ ان میں 12 سال تک کی بچیاں بھی شامل ہیں۔

ہر سال صرف امریکہ میں عصمت دری کا شکار بننے والی عورتوں کی تعداد 5

www.ahnafmedia.com

لاکھ ہے۔

مالی طور پر لُٹنے والی عورتوں کی تعداد 3۔8 ملین ہے۔

عزت کے نام پر قتل۔۔۔!!!

جی ہاں۔۔۔!!! اگر پاکستان کے کسی پسماندہ علاقے میں کوئی خاوند اپنی بیوی کو بدچلنی کے الزام میں قتل کر دے (جو بالکل سراسر ظلم ہے) تو مغربی میڈیا آسمان سر پر اُٹھالیتا ہے، یہاں بھی یہ قتل ہوتے ہیں۔

1990ء میں ایف بی آئی کے ریکارڈ کے مطابق 5328 قتل ہوئے۔ یہ قتل خاوند یا بوائے فرینڈ کے ہاتھوں "ہونر کِلنگ" یعنی مقدس قتل کے نام پر ہوئے۔

16 فیصد امریکی جوڑے آپس میں ایک دوسرے کو مارتے پیٹتے اور گالی گلوچ کرتے ہیں، زیادہ نقصان عورت ہی اُٹھاتی ہے۔

1993ء میں ایک سروے رپورٹ کے مطابق 34 فیصد عوام نے اپنی آنکھوں سے عورتوں پر ظلم ہوتے دیکھا۔۔۔14 فیصد عورتوں نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی۔

امریکی ہسپتالوں کے ریکارڈز کے مطابق 20 سے 30 فیصد تک ایمرجنسی میں لائی جانے والی عورتوں کو ٹارچ کیا گیا تھا۔۔۔ ان میں سے 10 فیصد عورتیں تشدد کے وقت ماں بننے والی تھیں۔۔۔!!!

اس طرح کے ہزاروں ایسے واقعات ہیں جن میں عورتیں اپنی زبان نہیں کھولتیں۔

ایک ہم ہیں کہ مغربی آزادی کے نام پر اپنی لڑکیوں کے پردے کے درپے

www.ahnafmedia.com

ہیں۔ ہم تو اسلام کے پیروکار ہیں۔۔۔ ایک ایسا مذہب، ایسا کامل دین، جس نے لڑکیوں کو زندہ درگور ہونے سے بچایا۔۔۔ عورت کو پردے کی شکل میں ایک "سینس آف سیکیورٹی" دی۔ ماں کے قدموں تلے جنت کی بشارت دی۔۔۔ بیٹی کو رحمت کا سدا بہار اور مُستقِل "ٹائٹل" دیا۔ بیوی سے حُسنِ سلوک کا سختی سے حکم دیا۔۔۔!!!

آج ہم اسی اسلام سے آزادی حاصل کرنے کے چکر میں ہیں۔ اس کائنات کے سب سے بڑے انسان، ربِ کریم کے بعد سب سے قابلِ احترام ہستی، صحابہ رضی اللہ عنہم کے کمانڈر انچیف حضرتِ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی بیٹی اور دودھ شریک بہن کے احترام میں کھڑے ہو جاتے۔ اپنی وہ چادر مبارک جس کے آگے قیصر و کسریٰ کے تمام خزانے ہیچ تھے۔۔۔ ان کے نیچے بچھا دیتے۔۔۔ اس سے بڑھ کر لڑکیوں کا احترام کیا ہو سکتا ہے؟

اللہ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹا بھی واپس لے لیا۔ صرف بیٹیوں کا باپ رہنے دیا۔۔۔ صرف بیٹیوں کا۔۔۔!!!

قارئین! کبھی ہم نے سوچا ہے کہ جس بیٹی یا بہن کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اتنا پروٹوکول دیا۔۔۔ اسی بیٹی یا بہن کو دینے کے لئے ہمارے پاس کیا ہے؟ کیا ہم کبھی اپنی بیٹی یا بہن۔۔۔ یا کسی دوسرے کی بیٹی یا بہن کے لئے احتراماً کھڑے ہوئے ہیں۔۔۔

ذرا۔۔۔ ایک بار کھڑے ہو کر دیکھئے۔۔۔

www.ahnafmedia.com

قرآن کا ابدی دستور اور سائنسی تجربات

اہلیہ عابد جمشید، لاہور

امریکہ کے ایک ہسپتال میں ایک روز ڈلیوری کے دو کیس ایک ساتھ آئے۔ ایک عورت سے لڑکا پیدا ہوا اور دوسری سے لڑکی... جس رات میں ان دونوں بچوں کی ولادت ہوئی اتفاق سے نگران ڈاکٹر موقع پر موجود نہیں تھا' دونوں بچوں کی کلائی میں وہ پٹی بھی نہیں باندھی ہوئی تھی جس پر بچے کی ماں کا نام درج ہوتا ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بچے خلط ملط ہو گئے اور ڈاکٹروں کیلئے یہ شناخت کرنا مشکل ہو گیا کہ کس عورت کا کون سا بچہ ہے حالانکہ ان میں سے ایک لڑکی تھی اور دوسرا لڑکا۔ ولادت کی نگرانی کرنے والے ڈاکٹروں کی ٹیم میں ایک مسلمان مصری ڈاکٹر تھا جس کو اپنے فن میں بڑی مہارت حاصل تھی اور امریکن ڈاکٹروں سے اس کی بڑی اچھی شناسائی تھی اور اپنے سٹاف کے ایک امریکی ڈاکٹر سے گہری دوستی تھی۔ دونوں ڈاکٹرز سخت پریشان تھے کہ اس مشکل کا حل کیسے نکالا جائے؟ امریکی غیر مسلم ڈاکٹر نے مصری ڈاکٹر سے کہا کہ تم تو دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن ہر چیز کی تبیین و تشریح کرتا ہے تو اب تم ہی بتاؤ کہ ان میں سے کون سا بچہ کس عورت کا ہے؟ مصری ڈاکٹر نے کہا کہ ہاں قرآن حکیم بے شک ہر معاملے میں راہنمائی کرتا ہے میں اسے آپ کو ثابت کر کے دکھاؤں گا۔ مگر مجھے موقع دیجئے کہ میں خود پہلے اس معاملے میں اطمینان حاصل کر لوں۔ چنانچہ مصری ڈاکٹر نے باقاعدہ اس مقصد کیلئے مصر کا سفر کیا اور جامع ازہر کے بعض شیوخ سے اس مسئلے میں استفسار کیا اور امریکن دوست ڈاکٹر کے ساتھ کی گئی بات چیت کی روداد بھی پیش کی۔

www.ahnafmedia.com

ازہری عالم نے جواب دیا کہ مجھے طبی معاملات و مسائل میں ادراک حاصل نہیں ہے۔ البتہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھتا ہوں۔ آپ اس پر غور و فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ کو اس مسئلے کا حل اس میں مل جائے گا چنانچہ اس عالم نے سورۃ نساء کی آیت آیت پڑھ کر سنائی: لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔

مصری ڈاکٹر نے اس آیت میں غور و تدبر شروع کر دیا بالآخر اسے اس مشکل کا حل مل ہی گیا۔ چنانچہ وہ لوٹ کر امریکہ آیا اور اپنے دوست ڈاکٹر کو اعتماد بھرے لہجے میں بتایا کہ قرآن نے ثابت کر دیا ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا بچہ کس ماں کا ہے۔ امریکن ڈاکٹر نے حیرت سے پوچھا یہ کس طرح ممکن ہے؟

مصری ڈاکٹر نے کہا کہ ہمیں ان دونوں عورتوں کا دودھ ٹیسٹ کرنے کا موقع دیجئے تو اس معمے کا حل معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ تجزیئے و تحقیق کے نتیجے میں معلوم ہو گیا کہ کون سا بچہ کس عورت کا ہے اور مصری ڈاکٹر نے اپنے غیر مسلم دوست ڈاکٹر کو اس نتیجے سے پورے اعتماد کے ساتھ آگاہ کر دیا۔ ڈاکٹر حیران تھا کہ آخر یہ کیسے معلوم ہو گیا؟ مصری ڈاکٹر نے بتایا کہ اس تحقیق کے نتیجے میں جو بات سامنے آئی وہ یہ تھی کہ لڑکے کی ماں میں لڑکی کی ماں کے مقابلے میں دوگنا دودھ پایا گیا۔

مزید لڑکے کی ماں کے دودھ میں نمکیات اور وٹامنز (حیاتین) کی مقدار بھی لڑکی کی ماں کے مقابلے میں دوگنی تھیں۔ مصری ڈاکٹر نے امریکن ڈاکٹر کے سامنے قرآن کریم کی وہ متعلقہ آیت تلاوت کی (مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے) جس کے ذریعے اس نے اس مشکل کا حل تلاش کیا اور جس عقدے کو حل کرنے میں دونوں ڈاکٹر نہایت پریشان تھے۔ چنانچہ وہ امریکی ڈاکٹر فوراً ایمان لے آیا۔

www.ahnafmedia.com

دیانت دار تاجر

کوثر گل، مانسہرہ

سفیان بن زیاد بغدادی کی روایت ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تقویٰ و پرہیز گاری کے لحاظ سے بہت بلند مقام پر فائز تھے، کاروبار کے لحاظ سے آپ رحمہ اللہ خزاز تھے۔ کپڑوں کی بڑی تجارتی منڈی کے مالک تھے۔

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں سے کوئی صاحب کوفہ اس غرض سے آئے کہ اپنی گھریلو ضرورت کا سامان خرید لیں، دوسری چیزوں کے علاوہ اسے کپڑوں کی بھی ضرورت تھی۔ اپنے دوستوں کے سامنے اس نے مطلوبہ کپڑے کا ذکر کیا تو اس کو بتایا گیا کہ ایسا کپڑا آپ کو سوائے ایک فقیہہ خزاز کے جس کا نام ابو حنیفہ ہے، دوسری کسی بھی جگہ سے نہیں ملے گا۔

چنانچہ وہ امام صاحب کی دکان کی طرف روانہ ہوا۔ دوستوں نے اسے سمجھایا: بھائی! جب تم ان کی دکان پر جاؤ اور وہ مطلوبہ کپڑا نکال کر آپ کے سامنے رکھ دیں، تو جو قیمت وہ بتائیں اس پر لے لینا، قیمت کم کرانے پر ہر گز نہ جھگڑنا کہ وہاں بات ایک ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ امام صاحب کی دکان دریافت کر کے دکان پر پہنچے۔ دکان میں امام صاحب کا ایک شاگرد بیٹھا ہوا تھا۔ اس شخص نے گمان کیا کہ شاید یہی ابو حنیفہ ہیں۔ چنانچہ مطلوبہ کپڑے کا مطالبہ کیا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد نے وہ کپڑا نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ اس نے قیمت دریافت کی تو بتایا گیا کہ اس کی قیمت ایک ہزار درہم ہے۔ تو اس شخص نے ایک ہزار درہم ادا کر کے کپڑا لے لیا اور مدینہ منورہ چلا

www.ahnafmedia.com

گیا۔

ادھر امام صاحب نے کچھ عرصہ بعد کسی ضرورت سے اسی کپڑے کے بارے میں دریافت کیا تو شاگرد نے عرض کیا کہ حضرت! وہ تو میں نے بیچ دیا ہے۔ امام صاحب نے پوچھا کہ کتنے میں؟ اس نے بتایا کہ ہزار درہم میں۔ امام صاحب سن کر غصہ ہوئے اور فرمایا کہ تم میرے ساتھ رہتے ہوئے بھی لوگوں کو دھوکا دیتے ہو۔

آپ نے اس شاگرد کو اپنے کاروبار اور دکان سے الگ کر دیا اور خود ہزار درہم لے کر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوگئے۔ وہاں جا کر اس شخص کو تلاش کر لیا جو ہزار درہم میں آپ کی دکان سے کپڑا لے کر گیا تھا۔ دیکھا کہ وہ شخص وہی کپڑا پہنے ہوئے مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے۔ چنانچہ امام صاحب رحمہ اللہ نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔

جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو امام صاحب رحمہ اللہ آگے بڑھے اور فرمایا کہ بھائی! یہ جو کپڑا تم نے پہن رکھا ہے یہ میرا کپڑا ہے۔ وہ شخص حیران ہو کر کہنے لگا کہ وہ کیسے؟ حالانکہ یہ کپڑا تو میں نے کوفہ میں ابو حنیفہ کی دکان سے ایک ہزار درہم میں خریدا ہے۔

امام صاحب نے فرمایا کہ اگر تم ابو حنیفہ کو دیکھ لو تو اسے پہچان لو گے؟ کہنے لگا بالکل۔ امام صاحب فرمانے لگے: ابو حنیفہ تو میں ہی ہوں، کیا آپ نے یہ کپڑا مجھ سے خریدا تھا؟ کہنے لگا کہ نہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اچھا! اپنے ہزار درہم لے لو اور مجھے میرا کپڑا واپس کر دو۔

وہ صاحب کہنے لگے کہ حضرت میں اس کپڑے کو کئی مرتبہ پہن چکا ہوں، یہ

www.ahnafmedia.com

ہر گز مناسب نہیں کہ استعمال کرنے کے بعد اب آپ کو واپس کر دوں۔ اگر آپ چاہیں تو اس کی قیمت ہزار درہم سے جو زائد بنتی ہے، میں اپنے پاس سے ادا کر دوں۔ امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایسا ہر گز نہیں، میں آپ سے اس کی زائد قیمت کی وصولی کے لیے نہیں آیا۔ اصل بات یہ ہے کی اس کپڑے کی قیمت چار سو درہم ہے میرے ساتھی نے آپ پر اس کو ہزار درہم میں فروخت کر دیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ چھ سو درہم آپ کو واپس کر دوں اور کپڑا بھی آپ کے پاس رہے اور مجھے یقین ہے کہ اس معاملے پر آپ رضامند بھی ہو جائیں۔

اور اگر یہ صورت آپ کو پسند نہ ہو تو ازراہ کرم میرا کپڑا مجھے واپس کر دیں اور ہزار درہم کی رقم واپس لے لیں۔ اس دوران آپ نے جو بار بار یہ کپڑا استعمال کیا ہے اس کی میری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔

مگر وہ تھا کہ کسی صورت بھی کپڑا واپس کرنے کو تیار نہ تھا۔ اس کا اصرار تھا کہ جس طرح اس حقیقت کے ظاہر ہونے سے قبل ہزار درہم کے دام یہ کپڑا میں نے لیا ہے اسی قیمت میں اب بھی میرے پاس رہے۔ مگر امام صاحب نے اس پر راضی ہونے سے انکار کر دیا، اور اپنی طرف سے تجویز کردہ مذکورہ دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کو اختیا کرنے پر اصرار کیا۔

چنانچہ وہ شخص مجبور ہو کر اس پر رضامند ہو گیا کہ چھ سو درہم واپس کر دیا جائے اور کپڑا بھی اصل قیمت چار سو درہم کے عوض میں اس کے پاس ہی رہے۔ چنانچہ امام صاحب رحمہ اللہ نے 600 درہم بھی اسے واپس کر دیے اور کپڑا بھی اس کے پاس رہنا دیا۔ اس کے بعد بڑی مسرت سے کوفہ لوٹ آئے۔

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر 14

نماز اہل السنت والجماعت

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

نماز کے بعد دعا مانگنا :

1: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ۔

(جامع الترمذی ج 2ص187 باب بلا ترجمۃ ابواب الدعوات ،السنن الکبری للنسائی ج6 ص32 ما یستحب من الدعاء دبر الصلوات المکتوبات، رقم 9936 ،عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ص186،)

ترجمہ: حضرت ابو مامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے ؟تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:رات کے آخر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

2: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔

(ترمذی ج 2ص175،المعجم الاوسط للطبرانی ج 2ص255 جامع الاحادیث للسیوطی ج 13ص2)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

دعا میں ہاتھ اٹھانا :

1: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحِیْ اَنْ یَّمُدَّ اَحَدُکُمْ یَدَیْہِ اِلَیْہِ فَیَرُدَّھُمَا خَائِبَتَیْنِ۔

(مسند ابی یعلی ج 7ص 142رقم الحدیث 4108)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب باحیا کریم ہے۔ اسے پسند نہیں کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

اسی مضمون کی روایت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(سنن ابن ماجۃ ج 1ص275 باب رفع الیدین فی الدعائ،جامع الترمذی ج 2ص196 ابواب الدعوات، باب بلا ترجمۃ ،صحیح ابن حبان ص343،ذکر استجابۃ الدعائ۔۔، رقم الحدیث 880)

2: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ۔

(الجمع بین الصحیحین ج 2ص437 ،السنن الکبری للبیہقی ج3 ص357 باب رفع الیدین فی دعاء الاستسقاء ،صحیح ابن حبان ص342 ذکر الاباحۃ للمرء ان یرفع یدیہ الخ، رقم الحدیث 877)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دعا میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

3: عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَارَفَعَ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَحُطَّھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ۔

(ترمذی ج 2ص176 ،المعجم الاوسط للطبرانی ج 5ص197 ،مسند البزارج1 ص243)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں گرانے سے پہلے اپنے چہرہ مبارک پر پھیر لیتے تھے۔

4: عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَادَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ۔

(سنن ابی داؤد ج1 ص 216 باب الدعاء،المعجم الکبیر للطبرانی ج 9ص273 رقم الحدیث 18088)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور (آخر میں) اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا :

1: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَاۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ یَقُوْلُ تَرْفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلاً بِبُطُوْنِھِمَا وَجْھَکَ وَتَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھُوَ کَذَا وَ کَذَا۔

(جامع الترمذی ج 1ص87 باب ما جاء فی التشخع فی الصلوٰۃ،المعجم الکبیر للطبرانی ج8 ص26)

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے، عاجزی، انکساری اور مسکینی ظاہر کرنا ہے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اس طرح اٹھاؤ کہ ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو کہ اے رب! اے رب! اور جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ایسی ہے، ایسی ہے (یعنی ناقص و نامکمل ہے)

2: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَہٗ بَعْدَمَا سَلَّمَ وَھُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ خَلِّصِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ۔

(تفسیر ابن ابی حاتم ج3 ص123 رقم الحدیث 5906، تحت قولہ تعالیٰ: لاَ یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَۃً تفسیرابن کثیرص522 تحت قولہ تعالیٰ:فَأُولٰئِکَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْہُمْ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کرنے کی حالت ہی میں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ (جاری ہے)

www.ahnafmedia.com

مواعظ متکلم اسلام.....ایک تعارف

مولانا محمد کلیم اللہ

عورت ؛ اس معاشرے کا اہم حصہ ہے اپنی ذات کے لحاظ سے "صنفِ نازک" کہلاتی ہے جس طرح مرد کے لیے اصلاحِ عقائد اور اصلاحِ اعمال واحوال ضروری ہیں اسی طرح عورت کے لیے بھی یہ بات ناگزیر ہے۔ مرد کے حصولِ علم اور اصلاحِ عقائد واعمال کے لیے گھر سے باہر وسیع دنیا ہے: مسجد، مکتب، خانقاہ، اصلاحی مجالس، دینی محافل اہل دل اولیاء اللہ کی صحبتیں الغرض تمام اسباب تک اس کی باآسانی رسائی ہے۔

جبکہ شریعتِ اسلامیہ کے فطری قوانین کے مطابق عورت کو "خاتونِ خانہ" کہا جاتا ہے ظاہر ہے کہ اس کو تحصیلِ علم اور اصلاحِ اعمال واحوال کے لیے مرد کی طرح مواقع میسر نہیں ہیں اور نہ ہی اس کو مرد کی طرح اس کی "کھلی چھٹی" دی جاسکتی ہے۔ہاں چند شرائط وقیود کے ساتھ عزت وحرمت کی پاسداری بجالاتے ہوئے حصول علم کی بامر مجبوری "گنجائش" ہے۔اگر گنجائش کو اسی کے درجے میں رکھا جائے اور شرائط وقیود شرعیہ کی رعایت رکھ کر عورت کو علوم سے آگاہی کرائی جائے تو بالکل "بجا" ہے اور ضروری بھی ہے۔لیکن کیا کیا جائے؟

متحدہ برصغیر میں ہم پاکستانی مسلمان ایک عرصے تک ہندوؤں کے ساتھ رہے ہیں اس لیے ان کے اور ہمارے سماجی مسائل، طور طریقے، رہن سہن، معاشرتی رویے اور عادات واطوار کم وبیش ملتے جلتے ہیں۔بالخصوص آج کے اس دور میں مغرب

www.ahnafmedia.com

کے افکار؛ اذہان و قلوبِ مسلم پر سایہ فگن ہیں عقائد اسلامیہ میں بگاڑ سے لے کر اعمال واحوال کی زبوں حالی تک جہاں مرد بے راہ روی کا شکار ہیں وہیں عورتیں بھی ان کے ساتھ بلکہ یوں کہیے کہ دو قدم آگے کھڑی ہیں یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ جبتک ماں کی گود کو "صدف" نہیں بنایا جاتا اس وقت تک وہاں سے " گوہر" حاصل کرنے کی خواہش بے معنیٰ اور مہمل ہے۔

اس ضرورت کو مدِ نظر رکھ کر حضرت الاستاذ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن نفعنا اللہ بعلومہ کی سرپرستی میں ایک ادارے ..... مرکز اصلاح النساء..... کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کا اولین مقصد "خاتونِ خانہ" کو اسلامی عقائد اور اصلاح اعمال واحوال کا سہل راستہ فراہم کرنا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے عملاً مرکز اصلاح النساء میں تعلیم وتزکیہ کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب مواعظ متکلمِ اسلام حضرت الاستاذ کے ایسے دروس وبیانات کا پہلا مجموعہ ہے جو خاص طور پر خواتین اسلام کو مختلف مقامات پر بغرض اصلاح ارشاد فرمائے گئے۔ مشمولات وعنوانات درج ذیل ہیں:

1. دین کی اہمیت
2. معراج کب اور کیسے ہوا؟
3. پردے کی اہمیت وضرورت
4. تحصیلِ علم کا 6 نکاتی فارمولہ
5. منافقین کی نشانیاں
6. استقامت اور عافیت

www.ahnafmedia.com

7. عبادت کسے کہتے ہیں؟
8. ختم نبوت اور خواتین کی ذمہ داریاں
9. اولاد کی تربیت

کتاب کی ایک ایک سطر خواتین کی زندگیوں میں انقلاب لانے والی ہے خاص طور پر یہ کتاب خواتین اسلام کے عقائد کی اصلاح، معاشرتی ذمہ داریاں، سماجی رویے اور اہل باطل کی دین دشمن سازشوں کے چنگل سے نکال کر صحیح دینی و دنیاوی کامیابیوں سے ہم کنار کرانا ہے۔

مواعظ متکلم اسلام کی ورق گردانی کرتے ہوئے قاری اس نتیجے پر جا پہنچتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت، سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و مقصد بعثت، رسالت و ختم رسالت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانثاری، ائمہ متبوعین خصوصاً سید الفقہاء والمحدثین امام اعظم ابو حنیفہ کی دینی خدمات اور علمائے اہل السنت والجماعت کی مساعی جمیلہ انگڑائیاں لیتی محسوس ہوتی ہیں۔ کتاب میں اولیاء اللہ کے واقعات کے ساتھ ساتھ امت مرحومہ کی برگزیدہ خواتین کا تذکرہ بھی بکثرت ملتا ہے تاکہ ان کی زندگیوں کو سامنے رکھ کر اپنے آپ اور اپنے نظامِ زندگی کو اسلامی طرز پر ڈھالا جاسکے۔ خواتین کے پیش آمدہ مسائل کا حل بھی کتاب میں ملتا ہے۔

کتاب منگوانے کا پتہ: دارالایمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

مکتبہ اہل السنت والجماعت 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

03214602218، 03216353540

www.ahnafmedia.com

انا للہ وانا الیہ راجعون

- جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے جلیل القدر استاد مفتی عبدالمجید دین پوری اور ان کے رفقاء کو دن دیہاڑے شہید کر دیا گیا۔
- شہید ناموس صحابہ قاری سعید احمد علوی آف تلہ گنگ کو ظالموں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔
- مولانا رشید احمد حقانی کے ماموں زاد بھائی عبدالصمد انتقال فرما گئے ہیں۔
- شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ناظم جامعہ فضیلت للبنات کے بہنوئی بھائی غلام قادر انتقال کر گئے ہیں۔

اس کے علاوہ پورے عالم میں بالخصوص وطن عزیز پاکستان میں بے گناہ مارے جانے اور طبعی موت پانے والے، حوادثات میں جاں بحق ہونے والے، ڈرون اٹیک میں جاں کی بازی ہارنے والے تمام مرد وزن اور پیروجوان۔ اور ہسپتالوں میں فوت ہونے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ ماہنامہ بنات اہل السنت کی ٹیم، احناف میڈیا کے اراکین، مرکز اہل السنت کے اساتذہ وطلباء، احناف ٹرسٹ کے رضاکار سب مرحومین کے لیے دعا گو ہیں اللہ تعالی ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل والی دولت سے نوازے۔ تمام قارئین و قاریات سے گزارش ہے کہ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر مرحومین کو ایصال ثواب فرمادیں.

نوٹ: ایصال ثواب کی درخواست کے لیے اس نمبر پر میسج کریں یا ای میل کر دیں

Zarbekaleem313@gmail.com

03324576084

www.ahnafmedia.com